

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شرح اُردو

متر: الکافی

فی العروض والقوافی

عربی مخ اُردو ترجمہ و ضروری فوائد

مترجم و شارح

مولانا محمد اشرف قریشی

ناشر

وِندِی کتب خانہ - آرام باغ - کراچی

حقوق طبع بحق قیدی کتب خانہ محفوظ ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شرح اردو

متن الکافی

فی العروض والقوافی

عربی مع اردو ترجمہ و ضروری فوائد

مترجم و شارح

مولانا محمد اشرف قریشی
مدرس دارالعلوم کراچی

ناشر

قیدی کتب خانہ - آرام باغ - کراچی

فہرست مضامین

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۶	پانچویں بحسہ: کامل	۳	مقدمہ مترجم
۲۹	چھٹی بحسہ: ہزج	۳	علم عروض کی تعریف
۲۹	ساتویں بحسہ: رجز	۳	شعر اور اس کی اقسام
۳۱	آٹھویں بحسہ: رمل	۶	علامہ خلیل کے حالات
۳۳	نویں بحسہ: سریع	۸	علم عروض میں مؤلفات
۳۵	دسویں بحسہ: مشرع	۹	قائدہ عظیمہ:
۳۶	گیارہویں بحسہ: غنیمت	۹	بحروں کے دائرے
۳۹	بارہویں بحسہ: مضارع	۳	پہلا علم:
۳۹	تیرہویں بحسہ: مقنضب	۳	علم عروض
۴۰	چودھویں بحسہ: مجتث	۱۳	مقدمہ: ضروری باتیں
۴۰	پندرہویں بحسہ: متقارب	۱۳	تفلیح کے حروف
۴۲	سولہویں بحسہ: متدارک		پہلا باب:
۴۵	خاتمہ: اشعار کے القاب و فیروز کا بیان	۱۵	زحمت اور غلتوں کے القاب
۴۹	دوسرا علم: علم قافیہ		دوسرا باب:
۵۰	قافیہ کے حروف کی چھ اقسام	۱۹	بحروں کے نام اور عروض و مزون کا بیان
۵۲	قافیہ کی حرکات اور اس کی چھ اقسام	۱۹	پہلی بحسہ: طویل
۵۵	قافیہ کی انواع: نو قسمیں	۲۰	دوسری بحسہ: مدید
۵۹	قافیہ کے عیوب کا بیان	۲۲	تیسری بحسہ: بسیط
		۲۲	چوتھی بحسہ: واضح

مقدمہ

علم عروض کی تعریف | وہ علم جس میں شعر کے اوزان اور اس میں ہونے والے تصرف سے بحث کی جائے۔

وجہ تسمیہ ۱۔ اس علم کی متعدد وجہ تسمیہ ذکر کی گئی ہیں جن میں چند مندرجہ ذیل ہیں۔
 علم یہ علم دوسرے علوم کی نسبت ایک طرف میں ہے اور عروض کے معنی بھی طرف کے ہیں اس لئے اسے علم عروض کہتے ہیں۔

۲۔ یہ علم وزن نگانے کے اعتبار سے مشکل ہے اور عروض مشکل راستہ کو کہتے ہیں اس لئے اس علم کو عروض کہتے ہیں۔

۳۔ عروض اس چیز کو کہتے ہیں جس پر کوئی دوسری چیز پیش کی جائے اور اس علم کے اوزان پر بھی شعر پیش کیا جاتا ہے اس لئے اس علم کو بھی عروض کہتے ہیں۔

۴۔ عروض مکہ مکرمہ کا ایک نام ہے اور علامہ خلیلؒ نے اس فن کو مکہ مکرمہ میں وضع کیا تو برکت کے لئے مکہ کے نام پر اس علم کا نام رکھا، آخری دو وجہیں زیادہ قرن صواب ہیں۔

غرض و غایت ۱۔ شعر کی غیر شعر سے تمیز کرنا اور صحیح و غیر صحیح شعر کو پہچاننا۔

موضوع ۲۔ عربی اشعار اس اعتبار سے کہ وہ مخصوص اوزان کے ساتھ موزون ہیں۔

شعر | ایسا کلام جس میں وزن اور قافیہ کا قاعدہ کیا جائے جو کلام خاص وزن کے ساتھ نہ ہو وہ شعر نہیں ہوتا خواہ اس میں قافیہ ہو۔ اسی طرح اگر کوئی

کلام آفاقی خاص وزن کے موافق ہو جائے تو وہ بھی شعر نہیں ہوتا اور جس موزون کلام میں قافیہ نہ ہو تو وہ بھی شعر نہیں کہلاتا۔

قرآن مجید کی بعض آیات اگرچہ مخصوص اوزان کے موافق ہیں لیکن وہ شعر نہیں ہیں۔

کیونکہ قرآن اشعار سے اصلی کتاب ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن کے شعر ہونے کی خود نفی فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَمَا عَلَّمَهُ شَاكَا الشُّعْرِ وَمَا يَتَّبِعُنِي كَذِبًا (اور تم آپ کو شعر نہیں سکھایا اور نہ وہ آپ کے مناسب ہے)

بعض آیات کے کلام موزون ہونے کے باوجود ان کے شعر نہ ہونے کی متعدد وجوہات ہیں۔ علماء نے بیان کی ہیں ان میں سے دو جواب زیادہ اچھے ہیں۔

پہلا جواب جو کہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی اور ملا علی قاری نے شرح مشکوٰۃ میں ذکر کیا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ قرآن میں وزن بالذات مقصود نہیں ہے۔

دوسرا جواب جو کہ مولیٰ صہبائی نے ذکر کیا ہے کہ قرآن کی جو آیات موزون ہیں وہ شعر کے قصد سے موزون نہیں ہیں بلکہ مطلق قصد سے موزون ہیں۔

اس فرق کے بیان میں علماء فن کی مختلف آراء **شعر اور بیت میں فرق** ہیں جن کا حاصل یہ ہے کہ بیت اور شعر مفہوم کے

اعتبار سے ایک ہیں۔ جو بھی بیت ہے اسے شعر کہہ سکتے ہیں۔ ایک مصرعہ کو شعر نہیں کہہ سکتے۔ اسی طرح شعر کا ایک مفہوم کلی ہوتا ہے جبکہ بیت کا مفہوم فردی ہوتا ہے۔

نظارہ کے اعتبار سے رجز بھی شعر کی ایک قسم ہے لیکن کچھ احکام میں فرق ہونے کی وجہ سے اسے شعر نہیں کہتے۔ **رجز کی حقیقت**

افحش کے قول کے مطابق رجز، اشعار کی بحروں میں سے نہیں ہے۔ علامہ انور شاہ کشمیری نے بھی اسے قبیح دی ہے اسی لئے رجز کہنے والا راجز کہلاتا ہے، شاعر نہیں کہلاتا، نیز زمانہ جاہلیت میں مجالس میں اشعار کے بعد رجز پڑھے جاتے تھے۔ اردو میں اسے ”فقرہ بندی“ یا ”تک بندی“ کہتے ہیں۔

شعر کی اقسام

قصیدہ - یہ اشعار کا ایسا مجموعہ ہوتا ہے جس میں شاعر ایک خاص مضمون بیان کرتا ہے شرذع کے اشعار میں عورتوں کی تعریف اور ان کا سراپا وغیرہ بیان کیا جاتا ہے تاکہ اشعار

پڑھنے کی رغبت ہو، عورتوں سے متعلق اشعار کو تشبیہ کہتے ہیں۔ قصیدہ میں کم از کم آٹھ شعر ہونا ضروری ہیں۔

غزل اور یہ اشعار کی ایک اہم قسم ہے۔ اس کے لغوی معنی "عورتوں سے بات کرنا" ہیں۔ اور اصطلاح میں وہ اشعار ہیں جن میں محبوب، اس کا حلیہ، قد و قامت وغیرہ، شراب اور پیالہ وغیرہ کا ذکر ہو۔

غزل میں کم از کم تین شعر ہونے چاہئیں اور زیادہ سے زیادہ گیارہ شعر۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ سچیس ہونے چاہئیں۔ غزل کا پہلا شعر مصرع ہونا چاہئے یعنی عروض و ضرب کا وزن برابر ہو۔ غزل کا پہلا شعر مطلع اور دوسرا حق مطلع اور آخری شعر مقطع کہلاتا ہے۔ مقطع میں شاعر اپنا تخلص ذکر کرتا ہے۔

قدیم عرب میں غزل مستقل موضوع نہیں تھی بلکہ قصیدہ کے تشبیہ کے اشعار غزل کی نظیر ہیں لیکن متاخرین عرب میں یہ ایک مستقل فن اختیار کر چکی ہے۔

مثنوی ۱۔ یہ فارسیوں کی ایجاد ہے یہ بھی قصیدہ کی طرح طویل ہوتی ہے اور کسی ایک موضوع کو بیان کرتی ہے لیکن اس میں ہر شعر کا مستقل اعتبار ہوتا ہے اور ہر شعر کے دونوں مصرعہ کے آخری جزو میں قافیہ کا ہونا ضروری ہے جبکہ قصیدہ میں یہ ضروری نہیں مثنوی کے سات اوزان ہیں۔

رباعی ۱۔ یہ بھی فارسیوں کی ایجاد ہے۔ اسے "دو بیت" "ترانہ" اور "چار مصرع" بھی کہتے ہیں۔ رباعی اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں چار مصرعہ ہوتے ہیں۔ رباعی کا پہلا، دوسرا اور چوتھا مصرعہ کا قافیہ ایک ہونا چاہئے اور تیسرے مصرعے میں اختیار ہے کہ اس میں بھی دہی قافیہ ہو یا اس کا التزام نہ کیا جائے۔

تخمیس ۱۔ کسی شعر کے پہلے مصرعہ کے ساتھ "تین مصرعہ کا اسی مصرعہ کے قافیہ کے ساتھ اضافہ کیا جائے اور شعر کے دوسرے مصرعہ کو پانچواں مصرعہ بنایا جائے اس طرح پانچ مصرعہ حاصل ہوں گے یہی تخمیس ہے۔

تشتیس ۱۔ ایک شعر یا کئی اشعار کے ہر مصرعہ کے ساتھ ایک ایک مصرعہ کا اضافہ

کیا جاتے۔
تخلص۔ شعرا اکثر اپنے ناموں کے علاوہ ایک خاص نام مقرر کر لیتے ہیں اور اسی نام سے مشہور ہوتے ہیں۔ قصیدہ یا غزل وغیرہ کے آخری شعر میں اپنا ذکر اسی خاص نام سے کرتے ہیں جیسے سعدی، جامی، ذوق، غالب وغیرہ۔
نوٹ۔ اس کتاب کے اشعار کا ترجمہ اور بعض مقامات کی شرح علامہ دمنہوری کی المحقر الشافی کی مدد سے کی گئی ہے۔

علامہ خلیل کے حالات

نام و کنیت:۔ ابو عبد الرحمن کنیت اور خلیل نام ہے۔ سلسلہ نسب اس طرح ہے کہ ابو عبد الرحمن خلیل بن احمد بن عمرو بن تیمم الفراء سیدی۔ فراسید قبیلہ کی طرف نسبت ہے جو کہ از قبیلہ کی ایک شاخ ہے۔

پیدائش و وفات۔ علامہ خلیلؒ کی پیدائش ۳۳۸ھ میں ہوئی۔ اور وفات ۴۰۵ھ میں بصرہ میں ہوئی۔ بعض نے ۳۸۸ھ بھی ذکر کی ہے۔

علم و فضل۔ علامہ اپنے وقت کے امام فن اور اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی تھے ان کو بہت سے علوم میں اعلیٰ دسترس حاصل تھی خاص طور پر ادب اور لغت میں تو امام تسلیم کئے جاتے تھے علامہ کو آوازوں کے آثار چڑھاؤ زیر دہم اور ان کی نغمگی سے کافی واقفیت تھی۔ میزان کی جس بھی بہت تیز تھی۔

مرتزبانانے کتاب المقتبس میں ان کی معرفت جس دو کام سے متعلق یہ واقعہ نقل کیا ہے۔۔۔ ان کے زمانہ میں ایک شخص آنکھوں کی بیماریوں کی دوا بنا کر دیا کرتا تھا۔ لوگ اس سے فائدہ اٹھاتے تھے جب اس کا انتقال ہو گیا تو لوگوں کو اس دوا کی ضرورت محسوس ہوئی اور کوئی نسخہ بھی نہیں ملا جس کے ذریعہ وہ دوا بنا سکیں۔ علامہ خلیلؒ سے اس کا ذکر کیا گیا تو آپ نے پوچھا کیا وہ برتن ہے جس میں وہ دوا بناتا تھا؟ لوگوں نے کہا کہ ایک برتن ہے جس میں وہ دوا کے اجزاء جمع کرتا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ وہ برتن لاؤ جب وہ برتن لایا گیا تو آپ نے سونگھ کر

ایک عنقریب تانا شروع کیا اور سولہ عناصر تباہ پھران سب کو جمع کر کے ان کی دوبانائی اور آنکھوں میں استعمال کی گئی تو شفا حاصل ہوئی بعد میں اس طبیب کے گھر سے اس کا نسخہ ملا تو اس میں کل ستروہ عناصر تھے۔ گویا علامہ صرف ایک عنصر کا ادراک نہ کر سکے۔

علم عروض کی ایجاد کا واقعہ علامہؒ نے مکہ مکرمہ میں یہ دعانا لگی تھی کہ اے اللہ مجھے ایسا علم عطا فرما جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دیا اور

وہ علم لوگ مجھ ہی سے حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمائی اور جب وہ حج سے واپس آئے تو ان پر اس علم کے دروازے کھل گئے۔ اس کی ابتدا کے بارے میں یہ ذکر کیا ہے کہ وہ دھویوں کے محلہ سے گذر رہے تھے اور کپڑوں کو کوٹھنے سے آواز کا ایک تسلسل قائم تھا۔ علامہ کو آواز کے انار اور چڑھاؤ کی کافی معرفت تھی اور ان کی حس بہت تیز تھی لہذا انہوں نے ان آوازوں سے اس علم کو استخراج کیا۔

علامہ کو جب اللہ پاک نے یہ علم عطا فرمایا تو وہ اکثر اشعار کے اوزان نکالنے میں مشغول رہتے تھے ایک دفعہ اسی حالت میں ان کے پاس ان کا لڑکا آیا تو اپنے والد کو دیکھ کر حیرا ہو گیا اور باہر جا کر لوگوں سے کہنے لگا کہ میرا باپ مجھ کو جو علم عطا ہوا وہ داخل ہوئے اور ان کے بیٹے نے جو کہا تھا وہ انہیں بتلایا کہ آپ کا بیٹا آپ کو مجھ کو کہہ رہا ہے تو آپ نے اس موقع پر دو شعر کہے۔

لَوْ كُنْتُ تَعْلَمُ مَا أَقُولُ عَدَاؤُنِي أَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ مَا تَقُولُ عَدَاؤُنَا
لَكِنْ جَهِلْتُ مَقَالَتِي فَعَدَاؤُنِي وَعِلِمْتُ أَنَّكَ جَاهِلٌ وَعَدَاؤُنَا

اگر تو اس چیز کو جان لیتا جو میں کہہ رہا ہوں، تو مجھے معذور سمجھنا یا تو نے جو کہا میں اسے جان لیتا تو تجھے ملامت کرتا۔ لیکن تو میرے کلام سے ناواقف ہے تو تو نے مجھے ملامت کی اور میں جانتا ہوں کہ تو میرے کلام سے ناواقف ہے لہذا میں نے تجھے معذور سمجھا۔

علامہ کی مولفات علامہ کی بہت سی تصانیف ہیں جن میں سے چند یہ ہیں۔ کتاب العروض۔ کتاب الشواہد۔ کتاب القطف والنقل۔

یہ کتاب النعم، کتاب العوائل، کتاب العین، وغیرہ۔
آپ کی تفصیلات کے لئے یہی کافی ہے کہ آپ کے شاگردوں میں علامہ سیوطی بھی ہیں،
جو کہ فن نحو کے امام ہیں۔

اس علم و فن کو علماء ادب نے بہت اہمیت دی ہے اور اس پر عربی و دیگر زبانوں میں
مستقل کتابیں لکھی ہیں۔ چونکہ یہ ایک فن ہے جو کسی زبان کے ساتھ خاص نہیں ہے بلکہ
ہر وہ زبان جس میں اشعار ہیں ان میں یہ فن بھی موجود ہے اور ہر زبان کے اوزان
اور بحر و دل کی تعداد میں فرق ہے۔

محیط الدائرہ کے مقدمہ میں مولانا محمد موسیٰ اردحانی البازلی منظر نے اس فن کی
انسٹھ متون، حواشی و شروح کا ذکر کیا ہے۔ ان میں سے دو کتابیں داخل درسی نظام
ہیں۔ محیط الدائرہ، متن الکافی۔

”محیط الدائرہ“ ایک امریکی فاضل کرنیلیوس فان ڈائک (Cornelius Van Dyck)
کی تالیف ہے، اس پر مولانا موسیٰ اردحانی بازی کا حاشیہ اور مفصل مقدمہ ہے۔

”متن الکافی“ ایک سلمان عالم کی تصنیف ہے۔ ان کا نام احمد کنیت ابو العباس
اور لقب شہاب الدین ہے۔ پورا نام اس طرح ہے۔ ابو العباس شہاب الدین احمد بن
عباد بن شعیب القناتی ثم القہاری ہے۔ مسلک اشاعفی ہیں اور خواص ان کا عرف ہے
ان کی وفات ۷۷۷ھ میں ہوئی۔

ان کی تصانیف میں متن الکافی کے علاوہ نیل المقصد الامجد فی من اسمہ احمد ہے۔
متن الکافی اس فن میں مختصر، مفید اور مقبول رسالہ ہے۔ علامہ دمنہوری نے اس
کے دو حاشیے تصنیف کئے ہیں۔ ان میں سے ایک کبیرائی اور دوسرا مغربی ہے
حضرت کا نام المحقر الشافعی ہے یہ بھی جامع اور مفید حاشیہ ہے۔ اس کے علاوہ مولانا
محمد موسیٰ خان صاحب روحانی بازی نے اس کی مفصل شرح لکھی ہے جس کا نام داتی ہے۔
اس میں حضرت نے عربی، فارسی اور اردو عروض کے متعلق مسائل بھی ذکر کئے ہیں۔

قائدہ عظیمہ

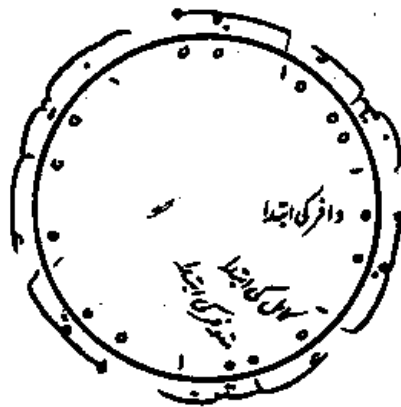
علماء فن نے تمام مجروروں سے متعلق کچھ دائرے مقرر کئے ہیں۔ ذیل میں ہم ان کا مقصد بیان کرتے ہیں۔

یہ کل پانچ دائرے ہیں، جن میں ہر کر کے اصلی اجزاء کا اعتبار کیا گیا ہے۔ ان میں سے پہلا دائرہ مختلف ہے یہ تین مستعمل بحروں پر مشتمل ہے۔ α طویل، β مدید، γ بسیط، دوسرا دائرہ مؤلف ہے۔ اس میں تین سہامی بحری ہیں۔ جن میں δ دو مستعمل اور ایک سہمیل ہے تینوں کے نام یہ ہیں۔ α وافر، β کامل، γ سہمیل، δ کاوزن فاعلانک فاعلانک فاعلانک دوبار ہے تیسرا دائرہ مختل ہے۔ یہ تین مستعمل بحروں پر مشتمل ہے۔ α بزرگ، β جسد، γ رمل، چوتھا دائرہ مشتبہ ہے۔ یہ نو بحروں پر مشتمل ہے۔ ان میں سے چھ مستعمل اور تین غیر مستعمل ہیں۔ α سرلیح، β فسرع، γ خفیف، δ مضارع، ϵ معتصب، ζ محض، η متنبہ، θ کاوزن فاعلان فاعلان مستفعل، دوبار ہے۔ ایرانی اسے جدید کہتے ہیں۔ α فسر و س کاوزن مفاعیلن مفاعیلن فاعلان دوبار ہے۔ ایرانی اسے قریب کہتے ہیں۔ β مطرو و س کاوزن فاعلان مفاعیلن مفاعیلن دوبار ہے۔ ایرانی اسے مشاکل کہتے ہیں۔ پانچواں دائرہ متفق ہے اس میں دو بحر متقلب اور متدارک ہیں، بحر متدارک کو طویل نے ذکر نہیں کیا بلکہ بعد کے علماء نے اسے نکالا ہے۔



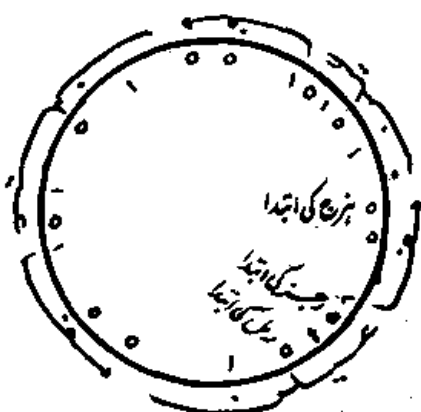
ط دائرہ مختلف

طویل کا وزن : _____ فعلن ، مفاعیلن ، فعولن ، مفاعیلن ، دوبار
 مدید کا وزن : _____ فاعلاتن ، فاعلن ، فاعلاتن ، فاعلن ، دوبار
 بسیط کا وزن : _____ مستفععلن ، فاعلن ، مستفععلن ، دوبار
 نوٹ : دائرہ میں چھوٹا دائرہ متحرک حروف کی اوپر گیر سکن حروف کی نمائندگی کر رہی ہے۔



ط دائرہ متکاتف

وافر کا وزن : _____ مفاعلتن ، مفاعلتن ، مفاعلتن ، دوبار
 کامل کا وزن : _____ متفاعلتن ، متفاعلتن ، متفاعلتن ، دوبار
 متوفّر کا وزن : _____ فاعلاتک ، فاعلاتک ، فاعلاتک ، دوبار



دائرہ مجتب

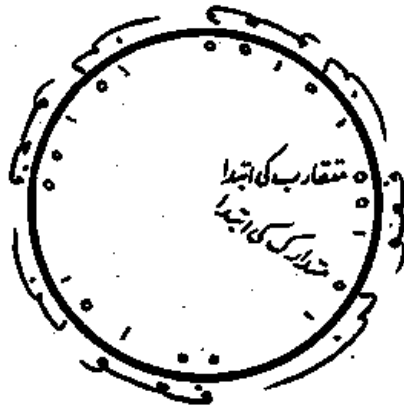
ہنریج کا وزن _____ مفاعیلین، مفاعیلین، مفاعیلین، دوبار
 رجبہ کا وزن _____ مستفعلن، مستفعلن، مستفعلن، دوبار
 رمل کا وزن _____ فاعلاتن، فاعلاتن، فاعلاتن، دوبار



دائرہ مشتبہ

سریج کا وزن _____ مستفعلن، مستفعلن، مفعولات، دوبار
 فسر کا وزن _____ مستفعلن، مفعولات، مستفعلن، دوبار
 خفیف کا وزن _____ فاعلاتن، مستفعلن، فاعلاتن، دوبار
 مضارع کا وزن _____ مفاعیلین، فاعلاتن، مفاعیلین، دوبار

مقتضی کا وزن _____ مفعولات، مستعملین، مستعملین و دیگر
 محبت کا وزن _____ مستعملین، فاعلاتن، فاعلاتن و دیگر
 مستند کا وزن _____ فاعلاتن، فاعلاتن، مستعملین و دیگر
 غمزد کا وزن _____ مضاعفین، مضاعفین، فاعلاتن و دیگر
 مطرد کا وزن _____ فاعلاتن، مضاعفین، مضاعفین و دیگر



یہ دائرہ متفق

مستعار کا وزن _____ فاعلاتن، فاعلاتن، فاعلاتن و دیگر
 متدارک کا وزن _____ فاعلاتن، فاعلاتن، فاعلاتن و دیگر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى الْإِنْعَامِ وَالشُّكْرُ لَهُ عَلَى الْإِلْهَامِ وَالْمَلُوءُ وَالسَّلَامُ
عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَيْرِ الْأَنْبَاءِ وَالِهِ وَصَحْبِهِ السَّادَةِ الْأَعْلَامِ، وَبَعْدُ
فَهَذَا تَابِلِيَّتٌ كَافِي فِي عِلْمِي الْعَرُوضِ وَالْقَوَائِي، وَاللَّهُ الْمَوْثِقُ وَعَلَيْهِ
التَّوَكُّلُ، الْأَوَّلُ فِيهِ مَقْدَمَةٌ وَبَابَانِ وَخَاتِمَةٌ

فَالْمَقْدَمَةُ فِي أَشْيَاءَ لَا بَدَّ مِنْهَا، أَحَدُثُ التَّقْطِيعِ الَّتِي تَتَأَلَّفُ
مِنْهَا الْأَجْزَاءُ عَشْرَةٌ يَجْمَعُهَا قَوْلُكَ "لَمَعَتْ سَيُوفُنَا"

اللہ تعالیٰ کے انعامات کے سبب تمام تعریفیں اسی کے لئے ثابت ہیں اور خیر کے
الہام کے سبب اسی کے لئے شکرو واجب ہے۔ درود و سلام جو ہمارے سرور و محمد پر جو
تمام مخلوق میں بہترین فرد ہیں اور ان کی آل اور اصحاب پر جو بزرگی میں پہاڑوں کی طرح ہیں
اما بعد در عروض و قافیہ کے دونوں علوم میں کفایت کرنے والی یہ تالیف ہے۔
اللہ ہی توفیق دینے والا ہے اور اسی پر توکل کیا جاتا ہے۔

پہلا علم۔ علم عروض ۱۔ اس کے بیان میں ایک مقدمہ، دو باب اور ایک خاتمہ ہے
مقدمہ ان چیزوں کے بیان میں ہے کہ جن کا جاننا ضروری ہے

۱) تقطیع کے حروف: جن سے اجزاء مرکب ہوتے ہیں۔ دس ہیں۔ ن، م، ر، ع، ت،
ش، ی، و، ق، ن، اور الف۔ ان کا مجموعہ یہ قول ہے لَمَعَتْ سَيُوفُنَا

۲) علم عروض کی تعریف پہلے کی جا چکی ہے۔ اور قافیہ وہ علم ہے جن کے ذریعہ شعر کے آخر کا حال حرکت،
سکون، لزوم، جواز، فصیح و فحیح کے اعتبار سے پہچانا جاتا ہے۔ اس کا موضوع ہے شعر کا آخری جز
عروض کے اعتبار سے۔ اس کا واضح ہدیل بن دبیہ ہے۔ اور اس کا فائدہ قافیہ میں غلطی
سے بچنا ہے۔

۳) تقطیع کے لغوی معنی کاٹنا۔ یہاں یہ مراد ہے کہ شعر کے محذوے کر کے انہیں حرکے اجزاء کے مطابق کرنا
۴) بحر کے اجزاء یعنی جن سے بحر کو مرتب ہے جیسے فَعُوْنُ۔ مَفَاعِيلُنُ۔ اجزاء جن سے بحر

فَالسَّائِلُ مَا عَوَّا عَنِ الْحَرْكِ وَالْمَتَحَرِّكِ مَا لَمْ يُعْرَفْ عَنْهَا، فَمَتَحَرِّكِ لَمْ يَبْدُءَ مَا حَرَّكَ
 سَبَبٌ خَفِيفٌ قَدَّمَ، وَمَتَحَرِّكِ كَانِ سَبَبٌ ثَقِيلٌ كَبَلَ، وَمَتَحَرِّكِ كَانِ يَبْدُءُ هَذَا سَاكِنٌ وَتَدَّ
 مَجْمُوعٌ كَيْفُكُمْ، وَمَتَحَرِّكِ كَانِ يَبْدُءُهَا سَاكِنٌ وَتَدَّ مَفْرُوقٌ كَقَامَا
 وَثَلَاثٌ يَبْدُءُهَا سَاكِنٌ فَاصِلَةٌ مُتَعَرِّكِ كَفَعَلْتُ، وَارْتَمَ يَبْدُءُهَا
 سَاكِنٌ فَاصِلَةٌ كَبُرِّي كَفَعَلْتُ يَجْمَعُهَا قَوْلُكَ "لَهُ أَرَعْلَى ظَهْرٌ جَبَلٌ سَمَكَةٌ"
 وَفِيهَا تَتَأَلَّفُ التَّنَاقُلُ وَهِيَ ثَمَانِيَةٌ لَفْظًا عَشْرَةٌ حُمَا
 اِثْنَانِ خَمَاسِيَانِ وَثَمَانِيَةٌ سُبَاعِيَةٌ. الْأَصُولُ مِنْهَا، فَعُولُنْ مَفَاعِيلُنْ

اس علم میں ساکن وہ حرف ہے جو حرکت یعنی زبر، زیر اور پیش سے خالی ہو۔ اور متحرک وہ
 حرف ہے جو حرکت سے خالی نہ ہو

- (۱) دو حرفی لفظ وہ جس میں متحرک کے بعد ساکن ہو، سبب خفیف ہے جیسے قَدَّمَ
- (۲) وہ دو حرفی لفظ جس میں دونوں حرف متحرک ہوں، سبب ثقیل ہے جیسے يَبَلَ
- (۳) وہ تین حرفی لفظ جس میں دو متحرک کے بعد ایک ساکن ہو، وتد مجرأ ہے جیسے يَكْهَرُ
- (۴) وہ تین حرفی لفظ جس میں دو متحرک کے درمیان ایک ساکن ہو، وتد مفروق ہے جیسے قَامَا
- (۵) وہ چار حرفی لفظ جس میں تین متحرک کے بعد ایک ساکن ہو، فاصلہ متعری ہے جیسے فَعَلْتُ
- (۶) وہ پانچ حرفی لفظ جس کے آخر میں ساکن ہو، فاصلہ کبریٰ ہے جیسے فَعَلْتُنْ

یہ جملہ چھ اقسام اس قول میں جمع ہیں۔ لَعْلَرَعْلَى ظَهْرٌ جَبَلٌ سَمَكَةٌ
 (میں نے پہاڑ کی پشت پر کوئی ٹھیلی نہیں دیکھی) انہیں سے بحر کے اجزاء مرکب ہوتے
 ہیں۔ یہ اجزاء لفظوں میں آٹھ ہیں اور حکم میں دس ہیں کیونکہ دو اجزاء مُسْتَفْعِلُنْ
 وَفَاعِلَاتُنْ کی دو حالتیں ہیں (ان میں سے دو اجزاء پانچ حرفی اور آٹھ اجزاء
 سات حرفی ہیں۔ ان اجزاء میں سے اصول دینے جس کے شروع میں وتد ہو، چار ہیں۔
 فَعُولُنْ، مَفَاعِيلُنْ، مَفَاعِلَتُنْ اور فَاعِلَاتُنْ جو کہ بحر مضارع میں
 وتد مفروق سے شروع ہوتا ہے۔ اور مفروق چھ ہیں فَاعِلُنْ، مُسْتَفْعِلُنْ،

بننے میں انہیں سبب، وتد، اور فاصلہ کہتے ہیں۔ اجزاء کو تفاعیل اور تفعیل کو تفعیل بھی کہتے ہیں۔

مَقَاعِلُنْ فَاِذَا لَاتُنْ ذُو الْوَتَدِ الْمُرُوْقِي فِي الْمَضَارِعِ . وَالْفُرُوعُ اقَاعِلُنْ
مُسْتَقِيْلُنْ فَاِذَا لَاتُنْ مَقَاعِلُنْ ، مَفْعُولَاتٌ ، مُسْتَقَمٌ لَنْ ذُو الْوَتَدِ
الْمُرُوْقِي فِي الْحَقِيْفَةِ وَالْمُجْتَنِبِ . وَهِيَ تَأْتِي الْفُجُورُ

اَلْبَابُ الْاَوَّلُ فِي اَلْقَابِ الزَّحَافِ وَالْعِلَلِ

اَلزَّحَافُ تَغْيِيْرٌ مُّخْتَصٌّ بِثَوَانِ الْاَسْبَابِ مُطْلَقًا يَلَا لُزُومَ ، وَلَا يَدْخُلُ

فَاِذَا لَاتُنْ ، مَقَاعِلُنْ ، مَفْعُولَاتٌ اور مُسْتَقَمٌ لَنْ جو کہ بحر خفیف اور
جنت میں وہ مفروق کے ساتھ ہیں . انہی اجزاء سے بحر مرکب ہوتی ہے .

پہلا باب حافات اور علتوں کے القاب کے بیان میں

زحافات ۱۔ جزیں وہ تغیر و تبدیلی ہے جو جز کے سبب کے دوسرے حرف کے ساتھ قافی
ہے خواہ سبب خفیف ہو یا ثقیل ، حشو میں واقع ہو یا غیر مشو میں ، نیز یہ تغیر لازمی نہیں

تفصیل میں کھڑا زبر ، کھڑی زیر ، الٹا پیش اور تنوین کو سبب خفیف مانتے ہیں . یعنی ایک حرکت
اور ایک ساکن ۔

۲۔ بحر شعر کے وزن کو کہتے ہیں . اس کی سورتیں ہیں . جن کی تفصیل انشاء اللہ آگے آرہی ہے .
۳۔ اجزاء میں بسا اوقات ضرورت شعری کی وجہ سے کسی حرف کو حذف کر کے یا ساکن کر کے یا کسی حرف
کا اضافہ کر کے تبدیلی کی جاتی ہے . یہ تبدیلی اگر سبب میں ہو تو اسے زحافات اور اگر تدبیر میں ہو
تو اسے علت کہتے ہیں ۔

۴۔ بحر شعر میں دو حصے ہوتے ہیں . ہر حصہ مصرع کہلاتا ہے . پہلے مصرع کو صدر اور دوسرے
مصرع کو قعر کہتے ہیں . صدر کے آخری جز کو تروخی اور مجز کے آخری جز کو ضرب کہتے ہیں . عروض و
غرب کے علاوہ باقی اجزاء حشو کہلاتے ہیں ۔

۵۔ یعنی اگر ایک شعر میں زحافات ہو جائے تو اسی قصیدہ کے دوسرے شعر میں زحافات ہونا ضروری نہیں
بلکہ اگر پہلے شعر میں علت واقع ہوئی ہے تو پورے قصیدہ میں اس علت کا باقی رہنا ضروری ہے ۔

الْأَوَّلَ وَالثَّالِثَ وَالسَّادِسَ مِنَ الْجُزْءِ. فَالْمُقَدِّمَاتُ ثَلَاثَةٌ: الْخَبَرُ
حَذَفُ ثَانِي الْجُزْءِ سَاكِنًا، وَالْإِضْمَارُ اسْكَاةُ مُتَحَرِّكًا، وَالْوَقْفُ
حَذْفُهُ مُتَحَرِّكًا، وَالطَّلُ حَذَفُ رَابِعِهِ سَاكِنًا وَالْقَبْضُ حَذْفُ ثَانِيهِ
سَاكِنًا، وَالْعَصْبُ اسْكَاةُ، وَالْعَقْلُ حَذْفُهُ مُتَحَرِّكًا، وَالْكَفُّ حَذْفُ
سَابِعِهِ سَاكِنًا، وَالْكَوْجُ أَرْبَعَةٌ: الطَّلُ مَعَ الْخَبَرِ خَبْلٌ، وَهُوَ مَعَ

ہے۔ زحاف جز کے پہلے تیسرے اور چھٹے حرف پر داخل نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ سب کا
دوسرا حرف نہیں ہے۔ ۱۔

زحاف کی دو قسمیں ہیں۔ مفرد و مزدوج۔ یعنی مرکب اور مفرد کی آٹھ قسمیں ہیں۔
(۱) جن میں۔۔۔ جز کے دوسرے ساکن حرف کو حذف کرنا۔ جیسے مُسْتَفْعِلُنَّ سے مُتَفَعِّلُنَّ
جو بدل کر مَفَاعِلُنَّ ہو جائے گا۔

(۲) اضمار۔۔۔ جز کے دوسرے متحرک حرف کو ساکن کرنا جیسے مُتَفَاعِلُنَّ سے مُتَفَاعِلُنَّ
جو بدل کر مُسْتَفْعِلُنَّ ہو گیا۔

(۳) وقص۔۔۔ جز کے دوسرے متحرک حرف کو حذف کرنا۔ جیسے مُتَفَاعِلُنَّ سے مَفَاعِلُنَّ
(۴) طلی۔۔۔ جز کے چوتھے ساکن حرف کو حذف کرنا۔ جیسے مُسْتَفْعِلُنَّ کے فار کو حذف
کیا تو مُسْتَفْعِلُنَّ ہوا۔ اس سے پھر مُفْتَعِّلُنَّ ہو گیا۔

(۵) قبض۔۔۔ جز کے پانچویں ساکن حرف کو حذف کرنا۔ جیسے فَعُولُنَّ کے نون کو حذف
کیا تو فَعُولُ ہو گیا۔

(۶) عصب۔۔۔ جز کے پانچویں متحرک حرف کو ساکن کرنا۔ جیسے مَفَاعِلُنَّ کے لام کو
ساکن کیا تو مَفَاعِلُنَّ ہو کر مَفَاعِلُنَّ ہو گیا۔

(۷) عقل۔۔۔ جز کے پانچویں متحرک حرف کو حذف کرنا۔ جیسے مَفَاعِلُنَّ کے لام کو حذف کیا
تو مَفَاعِلُنَّ ہو کر مَفَاعِلُنَّ ہو گیا۔

(۸) کف۔۔۔ جز کے ساتویں ساکن حرف کو حذف کرنا۔ جیسے فَاعِلَاتُنَّ کے نون کو حذف کیا
تو فَاعِلَاتُ ہو گیا۔

الْأَصَابِ رَحُولٌ، وَالْكَفُّ مَعَ الْغَبْنِ شَكْلٌ، وَهُوَ مَعَ الْعَصَبِ نَقْصٌ
وَالْعِلُّ زِيَادَةٌ؛ فِزْيَادَةُ سَبَبٍ خَفِيفٍ عَلَى مَا أَخْرَجَهُ وَتَدْمُجُوعٌ تَرْفِیلٌ
وَحَوْنٌ سَاكِنٌ عَلَى مَا أَخْرَجَهُ وَتَدْمُجُوعٌ تَدْوِیلٌ، وَعَلَى مَا أَخْرَجَهُ سَبَبٌ
خَفِيفٌ تَسْبِیْعٌ. وَنَقْصٌ؛ فِذْهَابُ سَبَبٍ خَفِيفٍ حَذْفٌ، وَهُوَ مَعَ الْعَصَبِ

مزدوج (مرب) زحاف کی چار قسمیں ہیں۔

(۱) خبل: ۱۔ طلی اور غبن کو جمع کرنا۔ یعنی جز کے دوسرے اور چوتھے حرف کو حذف کرنا۔ جیسے
مُسْتَفْعِلُنَّ کے سین اور فار کو حذف کیا مُتَعِلُنَّ ہو کر فَعَلَتُنَّ ہو گیا۔

(۲) خزل: ۱۔ طلی اور ضماد کو جمع کرنا۔ یعنی جز کے دوسرے حرف کو ساکن کر کے چوتھے حرف
کو حذف کرنا۔ جیسے مُتَفَاعِلُنَّ کے تار کو ساکن کیا اور الف کو حذف کیا تو مُتَفَعِلُنَّ
ہو کر مُفْتَعِلُنَّ ہو گیا۔

(۳) شکل: ۱۔ کف اور غبن کو جمع کرنا۔ یعنی جسد کے دوسرے اور ساتویں حرف کو حذف کرنا
جیسے مُسْتَفْعِلُنَّ کے سین اور نون کو حذف کیا تو مُتَفَعِّلُنَّ ہو گیا۔

(۴) نقص: ۱۔ کف اور عصب کو جمع کرنا۔ یعنی جز کے پانچویں حرف کو ساکن اور ساتویں حرف
کو حذف کرنا جیسے مُتَفَاعِلَتُنَّ کے لام کو ساکن اور نون کو گمراہ کیا تو مُتَفَاعِلَتُنَّ ہو کر مُتَفَاعِلُنَّ
ہو گیا۔

علت کی دو قسمیں ہیں۔ اضافہ کر کے تغیر کرنا اور کمی کر کے تبدیلی کرنا۔ اضافہ کر کے
تبدیلی کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) ترفیل: ۱۔ جس جز کے آخر میں تدمج ہوا اس کے آخر میں سبب خفیف کا اضافہ کرنا
جیسے مُتَفَاعِلُنَّ پر اضافہ کیا تو مُتَفَاعِلَتُنَّ ہو کر مُتَفَاعِلَاتُنَّ ہو گیا۔

(۲) تدویل: ۱۔ جس جز کے آخر میں تدمج ہوا اس کے آخر میں ساکن حرف کا اضافہ کرنا۔ جیسے
مُتَفَاعِلُنَّ پر اضافہ کیا تو مُتَفَاعِلَتُنَّ ہو کر مُتَفَاعِلَاتُنَّ ہو گیا۔

(۳) تسبیع: ۱۔ جز کے آخر میں سبب خفیف پر ساکن حرف کا اضافہ کرنا جیسے فَاعِلَاتُنَّ
پر اضافہ کیا تو فَاعِلَاتَتُنَّ ہو کر فَاعِلَاتَاتُنَّ ہو گیا۔

قُلْتُ ، فَحَذَفْتُ سَاكِنَ الْوَتِدِ الْمَجْمُوعِ وَإِسْكَانَ مَا قَبْلَهُ قَطْعًا ، وَهُوَ
مَعَ الْمُحَذَفِ بَتَوْنٍ ، وَحَذَفْتُ سَاكِنَ السَّبَبِ وَإِسْكَانَ مُتَعَرِّكِهِ قَصْرًا
وَحَذَفْتُ وَتِدَ مَجْمُوعِ حَذْفًا ، وَمَفْرُوقِي صَلَمًا ، وَإِسْكَانَ السَّائِمِ الْمُتَحَرِّكِ
وَقَعْتُ ، وَحَذَفْتُ كَسَفًا ۝

کی کر کے علت کی نو قسمیں ہیں۔

(۱) حذف۔ جز کے آخر سے سبب خفیف کو ساقط کرنا جیسے مَفَاعِيلُن سے
لُن کو گرایا تو مَفَاعِلُ ہو کر فَعُولُن ہو گیا۔

(۲) قطع۔ حذف و عصب کو جمع کرنا یعنی جز کے پانچویں متحرک کو ساکن کرنا اور
آخر سے سبب خفیف کو گرایا جیسے مَفَاعِلَتُن سے تُن کو گرایا اور لام کو ساکن کیا
تو مَفَاعِلُ ہو کر فَعُولُن ہو گیا۔

(۳) قطع۔ جز کے وید و عیبر کے ساکن کو حذف کر کے اس کے ماقبل کو ساکن کرنا جیسے
مُسْتَفْعِلُن کے نون کو گرا کر لام کو ساکن کیا تو مُسْتَفْعِلُ ہو کر مَفْعُولُن ہو گیا۔

(۴) تسرا۔ قطع و حذف کو جمع کرنا جیسے فَاعِلَاتُن سے تُن کو حذف کی وجہ سے ساقط
کیا اور قطع کی وجہ سے الف کو ساقط کر کے لام کو ساکن کیا تو فَاعِلُ ہو کر فَعْلُن ہو گیا۔

(۵) قصر۔ سبب کے ساکن حرف کو حذف کر کے اس کے متحرک کو ساکن کرنا۔
جیسے مَفَاعِيلُن سے نون کو گرا کر لام کو ساکن کیا تو مَفَاعِيلُ ہو گیا۔

(۶) حذف۔ وید مجموع کو حذف کرنا جیسے مَفَاعِيلُن سے عِلُن کو حذف کیا تو مَفَاعِ
ہو کر فَعْلُن ہو گیا۔

(۷) صل۔ وید مفروق کو حذف کرنا جیسے مَفْعُولَاتُ سے لَاتُ کو حذف کیا تو
مَفْعُولُ ہو کر فَعْلُن ہو گیا۔

(۸) وقف۔ ساتویں متحرک حرف کو ساکن کرنا جیسے مَفْعُولَاتُ کے تاہ کو ساکن کیا تو
مَفْعُولَاتُ ہو گیا۔

(۹) کسف۔ ساتویں متحرک حرف کو حذف کرنا جیسے مَفْعُولَاتُ کے تاہ کو حذف کیا تو مَفْعُولُ ہو کر مَفْعُولُن
ہو گیا۔

الْبَابُ الثَّانِي

فِي اَسْمَاءِ الْبُحُورِ وَاَعَارِئِضِهَا وَاَضْرِبِهَا

الْمَؤَوَّلُ الطَّوِيلُ؛ وَاجْزِلُهُ فَعُولُنْ مَفَاعِيلُنْ فَعُولُنْ مَفَاعِيلُنْ مَفَاعِيلُنْ
وَعَرُوضُهُ وَاجِدَةٌ مَقْبُوضَةٌ وَاضْرِبُهَا ثَلَاثَةً؛

دوسرا باب

بحروں کے اسماء و عروض و ضربوں کے بیان میں

پہلی بحر طویل ہے۔ اس کے اجزاء یہ ہیں۔

فَعُولُنْ مَفَاعِيلُنْ فَعُولُنْ مَفَاعِيلُنْ فَعُولُنْ مَفَاعِيلُنْ فَعُولُنْ مَفَاعِيلُنْ
اس بحر کی ایک عروض مقبوض یعنی مَفَاعِيلُنْ اور اس کی تین ضرب ہیں۔

۱۔ اس کی تفصیل میں جانے سے پہلے چند امور کا جائزہ ضروری ہے۔ نا بکر کے اگر سارے اجزاء اول و ثانیہ
اگر دونوں عروضوں میں ایک بحر حذف کر دیا جائے تو وہ مخموزہ۔ اگر دونوں عروضوں میں آدھے اجزاء حذف
کر دیئے جائیں تو وہ مشطور۔ اگر دونوں عروضوں میں صرف ایک ایک جزو باقی رہے تو وہ منکوحہ
حذف کر کے ایک تقسیم عروض کے اعتبار سے اور عروض کی ضرب کے اعتبار سے ہوتی ہے مثلاً کہتے ہیں کہ اس
بحر کی اتنی عروض ہیں اور عروض کی اتنی ضرب ہیں۔ اگر کوئی عروضی شکل مقبوض ہے تو اس کا تمام عروض
میں عروض مقبوض ہوگی خواہ ضرب بدلتی رہے۔ مثلاً عربی عروضی ترتیب اور عرب مذکور استعمال ہوتی
ہے۔ یہ تقطیع میں ان حروف کا اعتبار کیا جاتا ہے جو پڑے جاتے ہیں خواہ کچھ نہ جائیں جیسے
تثنیں، اور کھڑا نذر، زیر اور پیش میں نون، الف، یاء اور دال و ساکن۔ یہ مستقل حروف شمار
ہوتے ہیں۔ یہ تقطیع میں لفظ کے ٹکڑے کر دیئے جاتے ہیں خواہ وہ پھل ہو جائے۔ مثلاً اس
شرح میں استشہاد کے اشارہ کو عربی تن کے بجائے شرر میں مع تقطیع لکھا گیا ہے اور عربی تن میں
بیٹہ پر شعر کا نمبر لگا دیا ہے تاکہ مراجعت میں آسانی ہو۔

الَّذِي صَحَّحَ دَبِيَّتَهُ (۱) الثَّانِي مَثَلَهَا وَدَبِيَّتَهُ (۲) الثَّلَاثُ مَحْدُودٌ وَفِي دَبِيَّتِهِ (۳)
الثَّانِي الْمَدِيدُ: وَأَجْزَاؤُهُ فَاعِلَاتُنْ فَاعِلَاتُنْ أَرْبَعُ مَرَّاتٍ مَحْذُورَةٌ

پہلی ضرب صحیح ہے اس کا شعر یہ ہے۔

(۱) أَيَاْمُهُ سَبْعُ كَاثَتٍ عُرُودًا صَحِيْقَتِي "وَلَوْ أَنَّ طَيْفَكَ لَطَوَّعَ مَالِي وَلَا بَرِيْقِي"

فَعُولُنْ مَفَاعِيلُنْ فَعُولُنْ مَفَاعِلُنْ فَعُولُنْ مَفَاعِلُنْ فَعُولُنْ مَفَاعِلُنْ

اس میں "صَحِيْقَتِي" عروض مقبوض اور "وَلَوْ أَنَّ" ضرب صحیح ہے۔

دوسری ضرب عروض کی طرح مقبوض ہے (یعنی مَفَاعِلُنْ) اس کا شعر یہ ہے۔

(۲) سَتَبْدِي لَكَ الْوَيْلَ مِمَّا كُنْتَ جَاهِلًا وَبَيَاتِي لَكَ بِالْأَجَا وَمَنْ لَوْ تَوَقَّعْتُ

فَعُولُنْ مَفَاعِيلُنْ فَعُولُنْ مَفَاعِلُنْ فَعُولُنْ مَفَاعِلُنْ فَعُولُنْ مَفَاعِلُنْ

اس میں "تَجَاهِلًا" عروض اور "تَوَقَّعْتُ" ضرب دونوں مقبوض ہیں۔

تیسری ضرب محذوف ہے یعنی مَفَاعِلُنْ اس کا شعر یہ ہے۔

(۳) أَتَقِيْمُوا بَقِي النَّعْمَانِ عَنَّا صُدُورُكُمْ وَهَلَا تُقِيْمُوا صَاغِرِينَ الزُّرُوسَا

فَعُولُنْ مَفَاعِيلُنْ فَعُولُنْ مَفَاعِلُنْ فَعُولُنْ مَفَاعِلُنْ فَعُولُنْ مَفَاعِلُنْ

اس میں "صُدُورُكُمْ" عروض مقبوض اور "وُوسَا" ضرب محذوف ہے۔

دوسری بجز اس کے اجزا یہ ہیں۔

فَاعِلَاتُنْ فَاعِلَاتُنْ فَاعِلَاتُنْ فَاعِلَاتُنْ فَاعِلَاتُنْ فَاعِلَاتُنْ فَاعِلَاتُنْ فَاعِلَاتُنْ

یہ بحر مجرود استعمال کرنا ضروری ہے اس کی تین عروض اور چھ ضرب ہیں پہلی عروض صحیح اور

۱۔ اے ابونذر تمہارے لئے لوٹ ڈالنا میرا عہد تھا اور میں نے تمہیں اپنی مرضی سے نہ اپنا مال پایا

اور نہ عزت۔

۲۔ غریب زمانہ تھے ان چیزوں کی خبر دے گا جن نے تیرا واقف تھا اور تیرے پاس وہ شخص نہیں

لائے گا جس کو تو نے زارہ نہیں دیا تھا (یعنی اس کو تو نے خبریں لانے کے لئے روانہ نہیں کیا تھا)

۳۔ اے بنو نعمان! تم ہمارے آگے سے سینے پٹالو (ہمارے مقابل آؤ) ورنہ تم دولت کے

ساتھ سر جھکائے کھڑے نظر آؤ گے۔

وَأَعَارِضُ ثَلَاثَةً، وَأَضْرِبُهُ سِتَّةً، الْأَوَّلَى مَصِيعَةً وَضَرْبُهَا شَلًّا
وَبَيْتُهُ (۱) الثَّانِيَةُ مَحْدُودَةٌ، وَأَضْرِبُهَا ثَلَاثَةً، الْأَوَّلُ مَقْصُودٌ
وَبَيْتُهُ (۲) الثَّانِي مِثْلُهَا وَبَيْتُهُ (۳) الثَّلَاثُ ابْتَرُ وَبَيْتُهُ (۴)

اس کی عروض بھی اکی کی طرح (صحیح) ہے۔ اس کا شعر یہ ہے۔

(۱) يَا بَكْرُ أَتَشْرُونََا لِي كَلْبِيَا يَا بَكْرُ أَيْنَ آيَةٍ مِنَ الْفِرَاقِ

فَاعِلَاتُنْ فَاعِلُنْ فَاعِلَاتُنْ فَاعِلُنْ فَاعِلَاتُنْ فَاعِلُنْ

اس شعر میں آخری جز "فَاعِلُنْ" دونوں مصرعوں سے محذوف ہے اور "لِي كَلْبِيَا"

عروض اور "نَ الْفِرَاقِ" ضرب دونوں صحیح ہیں۔

دوسری عروض محذوف یعنی فَاعِلَاتُنْ ہے اور اس کی تین ضرب میں پہلی ضرب مقصور یعنی فَاعِلَاتُنْ ہے۔ اس کا شعر یہ

(۲) لَا يَغْفِرُونَ نَ امْرُؤَ عَيْشَةٍ مَلِي عَيْشٍ صَابِرٌ يَلْزُدَالِ

فَاعِلَاتُنْ فَاعِلُنْ فَاعِلَاتُنْ فَاعِلُنْ فَاعِلَاتُنْ فَاعِلُنْ

اس میں "عَيْشَةٍ" عروض محذوف اور "يَلْزُدَالِ" ضرب مقصور ہے۔

دوسری ضرب عروض کی طرح محذوف یعنی فَاعِلَاتُنْ ہے۔ اس کا شعر یہ ہے۔

(۳) اَعْلَمُوا أَنِّي لَكُمْ حَافِظٌ شَاهِدًا مَا كُنْتُ أَوْ غَائِبًا

فَاعِلَاتُنْ فَاعِلُنْ فَاعِلَاتُنْ فَاعِلُنْ فَاعِلَاتُنْ فَاعِلُنْ

اس میں "حَافِظٌ" عروض اور "غَائِبًا" ضرب دونوں محذوف ہیں۔

تیسری ضرب ابتر یعنی فَعْلَاتُنْ ہے اس کا شعر یہ ہے

(۴) إِنَّمَا لَنَا خَاوِيَا قُوَّتُهُ أَخُو بَيْتٍ كَيْسٍ وَهَافَاتِ

فَاعِلَاتُنْ فَاعِلُنْ فَاعِلَاتُنْ فَاعِلُنْ فَاعِلَاتُنْ فَعِلُنْ

۱۔ لے آں بزمیرے لے کلب کو زندہ کر دو (وہ نہیں کر سکتے اس نے بلدو) لے آں بکر آج بھاگے کا موقع نہیں۔

۲۔ کسی شخص کو اس کی پُر آسائش زندگی دھوکہ میں نہ ڈالے اس لئے کہ ہرزنگی ختم ہونے والی ہے۔

۳۔ جان لو کہ میں تمہارا محافظ ہوں خواہ میں موجود ہوں یا غائب۔

۴۔ بے شک دلفاؤ محبوبہ اس یا قوت کی طرح ہے جو تاجس کے تھیلے سے لگا لگایا ہو۔

الثَّانِيَةُ مَحْذُوفَةٌ مَخْبُونَةٌ وَلَهَا ضَرْبَانِ، الْأَوَّلُ مِثْلُهَا بَيِّنَةٌ (۱)،
الثَّانِي أَيْتَدَوْبِيَّتُهُ (۲)

الثَّلَاثُ الْبَسِيطُ؛ وَأَجْزَاؤُهُ مُسْتَفْعِلُنْ فَاعِلُنْ أَرْبَعُ مَرَّاتٍ
وَأَعَارِضُهُ ثَلَاثَةٌ وَأَضْرِبُهُ سِتَّةٌ، الْأَوَّلَى مَخْبُونَةٌ وَلَهَا ضَرْبَانِ

اس میں "قَوْتَهُ" عروض محذوف، "قَاتِي" ضرب ابتر ہے۔

تیسری عروض محذوف و مخبون، یعنی فَعِلُنْ ہے۔ اس عروض کی دو ضرب ہیں۔
پہلی ضرب اسی کے مثل محذوف و مخبون ہے۔ اس کا شعر یہ ہے۔

(۱) لِقَاتِي عَقْدٌ لِيَّعْبُدُ شَيْءٌ حَيْثُ تَهْلِي سَاقِدٌ قَدَمُهُ
فَاعِلَاتِنِ فَاعِلُنْ فَعِلُنْ فَاعِلَاتِنِ فَاعِلُنْ فَعِلُنْ

اس میں "شَيْءٌ" عروض اور "قَدَمُهُ" ضرب دونوں محذوف و مخبون ہیں۔
دوسری ضرب ابتر، یعنی فَعِلُنْ ہے اس کا شعر یہ ہے۔

(۲) رَبِّ نَابِ يَتُّ أَرْ مَقَّهَا تَقْصِمْ لِهَذَا دِيَّ وَلَا خَارَ لَهُ
فَاعِلَاتِنِ فَاعِلُنْ فَعِلُنْ فَاعِلَاتِنِ فَاعِلُنْ فَعِلُنْ

اس میں "مَقَّهَا" عروض محذوف و مخبون اور "خَارًا" ضرب ابتر ہے۔
تیسری محسر، بسیط ہے۔ اس کے اجزاء یہ ہیں۔

مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلن، مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلن
اس بحر کی تین عروض اور چھ ضرب ہیں۔ پہلی عروض مخبون، یعنی فَعِلُنْ ہے اس کی

لے نوجوان کے لئے عقل ہے جس کے ذریعہ وہ زندگی گزارتا ہے جہاں بھی اس کے قدم اس کی پٹلی
کو راہ دکھائیں۔

تھ بہت سی آگ میں نہیں میں رات بھر دیکھتا رہا جو ہندی گھڑی (دلیوان) اور خوشبودار گھاس
کو بچھسم کر رہی تھی۔

الْأَوَّلُ مِثْلَهَا وَبَيْتُهُ ۝ الثَّانِي مَقْطُوعٌ وَبَيْتُهُ ۝ الثَّانِيَةُ مَجْزُوءَةٌ
مُحْصِيَةٌ وَأَضْرِبُهَا ثَلَاثَةً ۝ الْأَوَّلُ مَجْزُوءٌ مَذَالٌ وَبَيْتُهُ ۝ الثَّانِي

دو ضرب میں۔ پہلی ضرب اسی کے مثل مجزون ہے۔ اس کا شعر یہ ہے
۱) يَا حَارِ لَا أَرْمِيَنَّ مِنْكَ يَدًا هَيَّةَ لَمْ يَلْقَهَا سَوْقَةٌ قَبْلِي وَلَا قَلْبٌ
مستفعِلن فاعِلن مستفعِلن فَعِلُنَّ مستفعِلن فاعِلن مستفعِلن فَعِلُنَّ
اس میں "ہیئتہ" عروض مجزون اور "مِلَّتْ" ضرب دو نون مجزون میں۔

دوسری ضرب مقطوع "یعنی فَعِلُنَّ" ہے۔ اس کا شعر یہ ہے۔
۲) قَدْ أَتَيْتُكَ عَذَابَ اللَّهِ شَعْوَاتِي حِلْيَتِي جَزْدًا وَمَقْدُورَةً لِّلْجَحِيمِ سَوْحُوبٌ
مستفعِلن فاعِلن مستفعِلن فَعِلُنَّ مستفعِلن فاعِلن مستفعِلن فَعِلُنَّ
اس میں "مِلَّتِي" عروض مجزون اور "سَوْحُوبٌ" ضرب مقطوع ہے۔

دوسری عروض مجزوء صحیح "یعنی ایک جز ساقط ہے" اس کی تین ضرب میں۔ پہلی ضرب
مجزوء مذال "یعنی مستفعِلان" ہے اس کا شعر یہ ہے۔

۳) إِنَّمَا ذَمُّهُ سَاعَتِي مَا خَلَّتْ سَعْدُ بْنُ زَيْدٍ دَعَا رُوَيْنَ تَيْمُومَ
مستفعِلن فاعِلن مستفعِلن مستفعِلن فاعِلن مستفعِلن فَعِلُنَّ

یہ شعر مجزوء ہونے کی وجہ سے ایک جز "فاعِلن" دو نون مصرعوں ہے ساقط ہو گیا
اور اس میں "مَا خَلَّتْ" عروض صحیح اور "رُوَيْنَ تَيْمُومَ" ضرب مذال ہے۔
دوسری ضرب عروض کے مثل صحیح ہے اس کا شعر یہ ہے

۴) لَمَّا بَوَّعَارَتْ تَهَارِي طَرَفَ سَيْمِ مَوْلِيَّيُوكَ مَصِيبَتِ زَيْبِئَةٍ (کہ تم میرے موشیوں کو قبضہ میں
رکھو) میرے موشیوں کو اس سے پہلے کسی بادشاہ اور رعایا نے نہیں لیا۔

۵) میں نے ہر لاک و تباہ کج جنگوں میں حصہ لیا ہے اس حال میں کہ مجھے کم بالوں والا سبک منہ
والا اور متناسب الاعضا رکھوڑا اٹھائے ہوئے تھا (میں اس پر سوار تھا)

۶) جو دھوکہ قبیلہ سعد بن زید اور عربین تم نے نہیں دیا تھا اس پر ہم نے ان کی مذمت کی۔

مِثْلَهَا وَيَبَيْتُهُ (۱) اَلَّذَالِثُ مَجْزُوٌّ وَمَقْطُوعٌ وَيَبَيْتُهُ (۲) اَلْعَالِشَةُ مَجْزُوَّةٌ
مَقْطُوعَةٌ رَضْرِيْهَا وَمِثْلُهَا وَيَبَيْتُهُ (۳)
اَلرَّايِعُ اَلْوَاغِرُ؛ وَاَجْزَاؤُهُ مَفَاعِلَتُنْ سِتَّ مَرَّاتٍ وَلَهُ

(۱) مَاذَا دَقُّوْا فِیْ عَلَمٍ رَّيْعًا عَفَا مَخْلُوْقٍ دَارِسٍ مُسْتَعْجِمٍ

مستفعلن فاعلن مستفعلن مستفعلن فاعلن مستفعلن

اس شعر میں ”رَّيْعًا عَفَا“ عروض اور ”مُسْتَعْجِمٍ“ ضرب دونوں صحیح ہیں
تیسری ضرب مجزوء مقطوع ”یعنی مفعولن“ ہے اور اس کا شعر یہ ہے

(۲) سَيُورُ مَعًا إِنَّمَا فِیْعَادُكُمْ یَوْمَ اَلشَّلَا تَأْبِیْطُ بِنِ اَلْوَادِیْ

مستفعلن فاعلن مستفعلن مستفعلن فاعلن مفعولن

اس شعر میں ”مِیْعَادُكُمْ“ عروض صحیح اور ”بِنِ اَلْوَادِیْ“ ضرب مقطوع ہے۔
تیسری عروض مجزوء مقطوع ”مفعولن“ ہے اور اس کی ضرب بھی اسی کے
مثل ہے۔ اس کا شعر یہ ہے۔

(۳) مَا هَیْیَیَ اللّٰهُ شَوْقٍ مِّنْ اَطْلَالٍ اَضَحَّتْ نِیَّآ لَّا کَوْحٌ حِیِّ اَلْوَاغِیْ

مستفعلن فاعلن مفعولن مستفعلن فاعلن مفعولن

اس میں ”اَطْلَالٍ“ عروض اور ”حِیِّ اَلْوَاغِیْ“ ضرب دونوں مقطوع ہیں۔
چوتھی بحر ہے۔ وافر ہے۔ اس کے اجزاء یہ ہیں۔

مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن

اس کی دو عروض اور تین ضرب ہیں۔

۱۔ میرا اس منزل پر کھڑا ہونا اس سبب سے نہیں ہے کہ یہاں کے گھر ڈھ گئے، زمین سے مل گئے
اور گر گئے ہو گئے، بلکہ اس وجہ سے ہے کہ یہاں کے رہنے والوں سے مجھے محبت تھی

۲۔ ساتھ ساتھ چلو، بے شک تم سے قتال کا مقررہ وقت لجن الوادی میں منسلک کا دن ہے۔

۳۔ ان بیٹوں نے اشتیاق پیدا کیا جو جلیل میدان بن گئے اور کتابت کے لفظوں کی طرح مخفی ہو گئے۔

عَرُوضَانِ وَثَلَاثَةُ أَصْرِبَ، الْأَوَّلَى مَقْطُوفَةٌ وَضَرْبُهَا مِثْلُهَا
وَبَيْتُهُ (۱) الثَّانِيَةُ مَجْزُوءَةٌ صَحِيحَةٌ وَلَهَا ضَرْبَانِ؛ الْأَوَّلُ مِثْلُهَا
وَبَيْتُهُ (۲) الثَّانِي عَجْزٌ وَمَعْصُوبٌ وَبَيْتُهُ (۳)

پہلی عروض اور اس کی ضرب مطلق "یعنی فَعُولُن" ہے اس کا شعر یہ ہے۔

(۱) لَنَاغَمُ نَسْوَقُهَا غَزَارُ كَانُ قُرُو كَاجَلِهَا لِعِصِي

مفاعلتن مفاعلتن فَعُولُن مفاعلتن مفاعلتن فَعُولُن

اس میں "غَزَارُ" عروض اور "عِصِي" ضرب دونوں مقطوف ہیں۔

دوسری عروض مجزوءہ صحیح ہے۔ اس کی دو ضرب ہیں پہلی ضرب اسی کے مثل صحیح ہے

اس کا شعر یہ ہے

(۲) لَقَدْ عَلِمْتُ رَبِيعَةٌ أَنْ كَابِلَكَ وَاهِنْ خَلْقِي

مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن

یہ شعر مجزوءہ ہے۔ اسی وجہ سے ایک جز مفاعلتن دونوں مصرعوں سے گر گیا۔

"رَبِيعَةٌ أَنْ" عروض اور "وَاهِنْ خَلْقِي" ضرب دونوں صحیح ہیں۔

دوسری ضرب معصوب "یعنی مفاعیلن" ہے۔ اس کا شعر یہ ہے۔

(۳) أَعَايَتُهَا وَامْرُهَا قَتْعُصْبِي وَتَعْصِيَتِي

مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن مفاعیلن

یہ شعر مجزوءہ ہے اور "وَامْرُهَا" عروض صحیح اور "وَتَعْصِيَتِي" ضرب معصوب ہے۔

لے ہمارے پاس بحر ثلثی ہیں جنہیں ہم سکتے اور جراتے ہیں ان مولفینوں میں سے اکثر کے سینک
وٹھیوں کی طرح لمبے ہیں۔

لے بلاشبہ قبیلہ ربیع نے جان لیا ہے کہ تہارے معاہدہ کی رسی گزردو بوسیدہ ہے۔

لے میں اس کی نافرمانی پر اس پر عتاب کرتا ہوں اور اسے حکم دیتا ہوں تو وہ مجھے راہِ غمہ دلاتی
ہے اور میرے حکم کی نافرمانی کرتی ہے۔

الْمَخَامِسِ الْكَامِلُ : وَأَجْزَاءُهُ مُتَفَاعِلُونَ سِتَّ مَرَّاتٍ ، وَأَعَارِضُهُ
ثَلَاثَةٌ وَأَضْرِبُهُ تِسْعَةٌ ، الْأَوَّلَى تَامَةٌ وَأَضْرِبُهَا ثَلَاثَةٌ ، الْأَوَّلُ قِيلُهَا
وَبَيْتُهُ (۱) ، الثَّانِي مَقْطُوعٌ وَبَيْتُهُ (۲) ، الثَّالِثُ أَحَدٌ مُمْسَرٌّ وَبَيْتُهُ (۳)

پانچویں بحر۔ کامل ہے۔ اس کے یہ اجزاء ہیں

متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن

اس کی تین عروض اور نو ضرب ہیں۔ پہلی عروض تامہ (صحیح) ہے اور اس کی تین ضرب ہیں
پہلی ضرب عروض کے مثل صحیح ہے اور اس کا شعر یہ ہے۔

(۱) وَإِذَا صَحَّوْتُ فَمَا أَقْبَرُ مَوْعِنٌ لِّدَائِي وَكُنَّا عِلَّةً لِّشَمَائِلِي وَتَكْرَرُ

متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن

اس میں ”مَوْعِنٌ لِّدَائِي“ عروض اور ”وَتَكْرَرُ“ ضرب دونوں صحیح ہیں۔

دوسری ضرب مقطوع ”بَعْنِي فَعَلًا تَنْ“ ہے اس کا شعر یہ ہے۔

(۲) وَإِذَا دَعَاكَ عَمَلُهُ نَ فَإِنَّهُ نَسْبٌ يَرِيدُ ذَلِكَ مِنْهُ نَ خَبَالًا

متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن

اس میں ”نَ فَإِنَّهُ“ عروض صحیح اور ”نَ خَبَالًا“ ضرب مقطوع ہے۔

تیسری ضرب احد مفسر ”بَعْنِي فَعْلُنْ“ ہے اس کا شعر یہ ہے۔

(۳) لَعْنِ الْمَذِيَّاتِ رُبُّهُمُ امْتِدَّ مِنْ فَعَالٍ سُدَّ رِجْلُهَا وَفَعْلٌ يَمُوجُ الْخَطَرُ

متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن

۱۔ اور جب گرمی نہ سے ہوش میں آگیا ہوں تو سخاوت میں کوتاہی نہیں کروں گا اور یہاں کبری
عمدہ عادات و خصائل اور فیاضی کو تو جانتی ہے۔

۲۔ اور جب ان عورتوں نے تجھے اپنا چچا کہہ کر پکارا تو یہ ایسی نسبت ہے کہ جس نے بری حقاقت
کو ان کے نزدیک زیادہ کر دیا (یعنی تجھے بوڑھا خیال کیا)

۳۔ نامہ اور عاقل کے درمیان کے گھروں کا کفن ضامن ہے جو تباہ ہو گئے اور ان کی نشانوں کو
بارش نے بدل دیا۔

الثَّانِيَّةُ حَدٌّ، وَلَمَّا ضَرَبَانِ : الْأَوَّلُ مَثَلُهَا وَيَكُونُ (۱) الثَّانِي أَحَدٌ مُضْمَرٌ وَيَكُونُ (۲) الثَّالِثَةُ مَجْزُوءَةٌ صَحِيحَةٌ أَضْرِبُهَا أَرْبَعَةَ الْأَوَّلُ مَجْزُوءٌ مُوقَلٌّ وَيَكُونُ (۳)

اس میں "نِ فَعَاعِل" عروض صحیح اور "قطر" ضرب احد مضمر ہے
دوسری عروض حذار "یعنی فَعَلْنُ" ہے۔ اس کی دو ضرب ہیں۔ پہلی ضرب اس
کے شل احد ہے اور اس کا شعر یہ ہے

(۱) دِمْنُ عَفْتُ دِمْحَا مَعَا لِمَهَا هَطَلُ اجْشَتْ شُوبَارُحُ تَرِبْ ۛ
متفاعلن متفاعلن فَعَلْنُ متفاعلن متفاعلن فَعَلْنُ

اس میں "لِمَهَا" عروض اور "تَرِبْ" ضرب دونوں احد ہیں۔

دوسری ضرب احد مضمر "یعنی فَعَلْنُ" ہے۔ اس کا شعر یہ ہے۔

(۲) وَلَا تَأْتِ أَشْجَعُ مِنْ مَنَا مَهْ اِذْ دُعِيَتْ تَرَا لِدَلِمُ فِي لَذْ دُعِيْ ۛ
متفاعلن متفاعلن فَعَلْنُ متفاعلن متفاعلن فَعَلْنُ

اس میں "مَهْ اِذْ" عروض حذار اور "دُعِيْ" ضرب احد مضمر ہے
تیسری عروض مجزوء اور صحیح ہے۔ اس کی چار ضرب ہیں۔ پہلی ضرب مجزوء مرقل
"یعنی مُتَفَاعِلَاتُنْ" ہے۔ اس کا شعر یہ ہے۔

(۳) وَلَقَدْ سَيِّفَ تَهْمُوَالِيْ يَ فُلُوْ تَزَعُ سَتَ وَانْتَ الْخُرُ ۛ
متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلاتن

یہ شعر مجزوء ہونے کی وجہ سے ایک ایک جز گزرا اور اس میں "تَهْمُوَالِيْ" عروض

ۛ یہ وہ مقامات ہیں جو ختم ہو گئے اور ان کے آثار کو تیز بارش اور طوفان باد و باران نے مٹا دیا۔
ۛ اور تو شیرے زیادہ بہادر ہے جب کہ لڑائی کی آواز لگائی جائے اور خون ناک مقامات میں
خوب گھسنے والا ہے۔

ۛ اور تو ان جنگجوؤں سے بھی میری طرف آیا تو لڑائی کے وقت پیچھے ہو کر کیوں ہٹ گیا؟
(معلوم ہوا کہ تو بزدل ہے)

الْثَّانِي مَجْزُؤٌ مَذَالٌ وَبَيْتُهُ (۱) الْثَالِثُ مِثْلُهُ أَوْ بَيْتُهُ (۲)
الرَّابِعُ مَجْزُؤٌ مَقْطُوعٌ وَبَيْتُهُ (۳)

صحیح اور "تَا وَانْتَ الْخِرْ" ضرب مرقل ہے۔
دوسری ضرب مجسود مذال ہے (یعنی جز کے آخر میں ایک ساکن کا اضافہ کیا تو متفاعلان ہو گیا) اس کا شعر یہ ہے۔
«جَدَثَ يَكُوْنُ مَقَامُهُ أَبَدًا مِثْلُ تَلِيفِ الرِّيَا حُ»
متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلان
اس میں "نُ مَقَامُهُ" عروض صحیح اور "تَلِيفِ الرِّيَا حُ" ضرب مذال ہے اور شعر مجزؤ ہے۔

تیسری ضرب عروض کے مثل مجزؤ صحیح ہے اس کا شعر یہ ہے۔
«وَلَا ذَا فَتَقَرُّ تَا فَلَا تَكُنْ مُتَجَشِّعًا وَتَجَحَّلُ»
متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلان
یہ شعر مجزؤ ہے اور اس میں "تَا فَلَا تَكُنْ" عروض اور "وَتَجَحَّلُ" ضرب دونوں صحیح ہیں۔

چوتھی ضرب مجزؤ مقطوع "بَيْنِي فَعَلَاتُنْ" ہے اس کا شعر یہ ہے۔
«وَرَا ذَا أَهْلُو ذَكَرُوا الْإِسَاءَ عَا الْفُرْدَالِ حَسَنَاتِ»
متفاعلن متفاعلن متفاعلن فعلات
یہ شعر مجزؤ ہے اور اس میں "ذَكَرُوا الْإِسَاءَ" عروض صحیح اور "حَسَنَاتِ" ضرب مقطوع ہے۔

۱۔ قبر کا شکار ایسی جگہ ہو گا جہاں ہمیشہ ہوائیں رخ بدلتی رہیں گی۔
۲۔ جب تو محتاج ہو جائے تو خریش نہ بن بلکہ کپڑے پہن کر زینت اختیار کر۔
۳۔ اور جب انہوں نے برائی کا ذکر کیا تو انہوں نے اچائیاں زیادہ کیں۔

السَّادِسُ الْهَرْجُ ۱. وَأَجْزَاءُ مَفَاعِيلُنْ سِتَّ مَرَّاتٍ مَجْدُودٌ
وَجُزْأُ وَعَرُومُهُ وَاحِدَةٌ مَحْبُوعَةٌ ۲. وَلَهَا مَرَّتَانِ، الْأَوَّلُ مِثْلُهَا
وَبَيْتُهُ ۳. (۱) الثَّانِي مَحْدُودٌ وَبَيْتُهُ ۴. (۲)

السَّابِعُ الرَّجُزُ ۱. وَأَجْزَاءُ مُسْتَفْعِلُنْ سِتَّ مَرَّاتٍ، وَاعْتَادَ
الرُّبْعَةُ ۲. وَأَشْرُبُهُ خَمْسَةً ۳. الْأَوَّلُ ثَامَةً ۴. وَلَهَا مَرَّتَانِ، الْأَوَّلُ مِثْلُهَا

چھٹی بحر۔ ہرج ہے اس کے اجزاء یہ ہیں

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

اس بحر کا مجزؤ استعمال واجب و ضروری ہے اس کی ایک عروض صحیح ہے اور اس کی دو
ضرب ہیں پہلی ضرب عروض کے مثل صحیح ہے اس کا شعر یہ ہے۔

«عَمَامِنُ ۱. لِي لَيْكِي السَّهْ ۲. سُبْ فَلَاؤُمْلَا ۳. حُ فَالْعَمْدُ ۴.»

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

اس میں «لِي لَيْكِي السَّهْ» عروض اور «حُ فَالْعَمْدُ» ضرب دونوں صحیح ہیں۔
دوسری ضرب مخدوف «یعنی فَعُولُنْ»، اس کا شعر یہ ہے۔

«وَمَا ظَهَرِي ۱. لِبَاغِ الضِّيْ ۲. سِرْبًا لِّظَهْرِ الذِّ ۳. ذُلُولِ ۴.»

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

اس میں «لِبَاغِ الضِّيْ» عروض صحیح اور «ذُلُولِ» ضرب مقطوع ہے شعر مجزؤ ہے
ساتویں بحر۔ رجز ہے اس کے اجزاء یہ ہیں۔

مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن

اس کی چار عروض اور پانچ ضرب ہیں۔ پہلی عروض تاتمہ صحیح ہے اور اس کی دو ضرب ہیں

۱۔ آلِ یلٰی کے مقامات سبب «املاح» اور مکرر مٹ گئے۔

۲۔ بحرِ نظم کا ارادہ کرنے والوں کے لئے میں جھکا ہوا نہیں ہوں (بلکہ خود ان کا مقابلہ کروں گا)

وَبَيْتُهُ ۱۰، الثَّانِي مَقْطُوعٌ وَبَيْتُهُ ۱۱، الثَّانِيَةُ مَجْزُوءَةٌ صَحِيحَةٌ
وَضَرْبُهَا مِثْلُهَا وَبَيْتُهُ ۱۲، الثَّلَاثَةُ مَشْطُورَةٌ وَهِيَ الضَّرْبُ وَبَيْتُهُ ۱۳

پہلی ضرب عروض کے مثل ہے اور اس کا شعر یہ ہے۔

« ذَا لَيْلَةٍ حَتَّى إِذْ سَلَيْتُ لِمَى جَاءَهُ فَقَرَأَ لِي أَيْاتُهَا مِثْلَ الزُّبُرِ ۱۰ »

مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن

اس میں « لِمَى جَاءَهُ » عروض اور « مِثْلَ الزُّبُرِ » ضرب دونوں صحیح ہیں۔

دوسری ضرب مقطوع « یعنی مفعولن » ہے اس کا شعر یہ ہے۔

۱۱ الْقَلْبُ مِنْهَا مُسَوِّدٌ مِمَّ سَالِمٌ وَالْقَلْبُ مِنْ بَنِي جَاهِدٍ مَجْهُودٌ ۱۱

مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن مفعولن

اس میں « مِمَّ سَالِمٌ » عروض صحیح اور « مَجْهُودٌ » ضرب مقطوع ہے۔

دوسری عروض مجزوءہ صحیح ہے اور اس کی ضرب بھی اسی کے مثل ہے اس کا شعر یہ ہے۔

۱۲ قَدْ هَاجَ قَدْ حَتَّى مَنَزِلٌ مِنْ أَوْعَدٍ بِرَدِّ مَقْفِرٍ ۱۲

مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن

یہ شعر مجزوءہ ہے اس میں « بِنِي مَنَزِلٌ » عروض اور « بِرَدِّ مَقْفِرٍ » ضرب دونوں صحیح ہیں۔

تیسری عروض مشطورہ ہے یعنی اس کے آدھے اجزاء مخدوف ہیں اور عروض ہی ضرب

ہے اس کا شعر یہ ہے۔

۱۳ مَا هَاجَ أَحَدٌ زَانًا وَشَجَّ وَاقْدَشَجَا ۱۳

مستفعلن مستفعلن مستفعلن

۱۴ سلمیٰ کا شعر جبکہ سلمیٰ پڑھیں تھی خالی ہے۔ اب اس کی نشانیاں کتاب کے حروف کے ماترہ معلوم ہو گئیں۔

۱۵ محبوبہ کا دل پر سکون ہے اور محبت کی مشقت سے محفوظ ہے جبکہ مرید اول محبت کی مشقت

برداشت کر رہا ہے اور تکلیف میں ہے۔

۱۶ ام عمرو کے خالی گھر نے میرے دل میں سہان برپا کر دیا مگر کس چیز نے غموں کا سہان پیدا کر دیا۔

الرَّابِعَةُ مَنُوكَمَّ وَهِيَ الضَّرْبُ وَيُسَمَّى (۱)،
 الثَّانِيَةُ التَّوَمُّلُ، وَأَجْزَاؤُهُ فَاعِلَاتُنْ سِتٌّ مَتَوَاتٍ وَلَهُ عَرُوضَاتٌ
 وَسِتُّهُ أَضْرِبُ، الْأَوَّلَى تَحْذُوقُهُ وَأَضْرِبُهَا ثَلَاثَةٌ، الْأَوَّلَى تَامٌ
 وَيُسَمَّى (۲)

یہ شعر مشطور ہے۔ چھ اجزاء میں سے کل تین اجزاء مذکور ہیں اس میں ”فاقذ شجا“
 ضرب و عروض ہے اور صحیح ہے۔
 چوتھی عروض منہوک ہے یعنی اس کے دو تہائی اجزاء محذوف ہیں اور عروض ہی ضرب
 ہے اس کا شعر یہ ہے۔

(۱) يَا لَيْتَنِي فِيهَا جَذَعٌ
 مستفعلن مستفعلن

یہ شعر منہوک ہے۔ چھ اجزاء میں سے صرف دو اجزاء مذکور ہیں ”فِيهَا جَذَعٌ“
 عروض و ضرب ہے اور صحیح ہے۔

آٹھویں بحر۔ رمل ہے اس کے اجزاء یہ ہیں۔

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 اس کی عروض اور چھ ضرب ہیں۔ پہلی عروض محذوف ”یعنی فاعلن“ ہے
 اور اس کی تین ضرب ہیں۔ پہلی ضرب تام و صحیح ہے۔ اس کا شعر یہ ہے۔
 (۲) مِثْلُ تَحْقِيقِ الْبُرْدِ عَنِّي بَعْدَكَ الْهَـ قَطْرُ مَنَّا حَاوَاؤَيْدِ بَ الشِّمَالِ
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 اس میں ”رَبْعَدَكَ الْهـ“ عروض محذوف اور ”بَ الشِّمَالِ“ ضرب صحیح ہے

۱۔ لے کاش کہیں اس وقت نوجوان ہوتا۔
 ۲۔ تیرے بعد اس کے گھر کو بارش اور اندھیوں نے بوسیدہ چادر کی طرح مٹا دیا۔

الْقَانِي مَقْصُورٌ وَبَيْتُهُ (۱) الْثَالِثُ مَثْلُهَا وَبَيْتُهُ (۲) الثَّانِيَةُ
بَجَزْوَةٍ مَحِيصَةٍ وَأَضْرِبُهَا ثَلَاثَةً : الْأَوَّلُ بَجَزْوٍ وَمَسْبُوحٌ وَبَيْتُهُ (۳)

دوسری ضرب مقصور "یعنی فاعلان" ہے اس کا شعر یہ ہے۔

(۱) أَبْلِغِ الْقَوْمَ حَانَ عَيْنِي مَا لَنَا أَنَّهُ قَدْ طَالَ حَبْسِي وَإِنْتَظَارُ

فاعلاتن فاعلاتن فاعلان فاعلاتن فاعلاتن فاعلان

اس میں "مَا لَنَا" عروض مخدوف ہے اور "وَإِنْتَظَارُ" ضرب مقصور ہے۔

تیسری ضرب عروض کے مثل مخدوف ہے۔ اس کا شعر یہ ہے۔

(۲) قَالَتِ الْغَدَا نِسَاءُ لَمَّا جِئْتُهُمَا شَابَ بَعْدِي رَأْسٌ هَلًا وَاشْتَهَبَ

فاعلاتن فاعلاتن فاعلان فاعلاتن فاعلاتن فاعلان

اس میں "جِئْتُهُمَا" عروض اور "وَاشْتَهَبَ" ضرب دونوں مخدوف ہیں۔

دوسری عروض بجزو صحیح ہے اور اس کی تین ضرب ہیں۔ پہلی ضرب بجزو مستفی ہے

"یعنی فاعلاتان" ہے اس کا شعر یہ ہے۔

(۳) يَا خَلِيلِي يَا اَزْلِعَا وَاسْتُعْصِرَا لِي سَاعِي عُسْفَانُ

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتان

اس میں "يَا اَزْلِعَا وَاسْتُعْصِرَا" عروض صحیح اور "سَاعِي عُسْفَانُ" ضرب مستفی ہے

یہ شعر غزویہ ہے۔

۱۔ نعمان کو میری طرف سے پیغام پہنچا دو کہ میری قید اور انتظار البا ہو گیا۔

۲۔ جب میں فساد کے پاس آیا تو اس نے میری بابت کہا کہ میرے بعد اس شخص کا سر بڑھا ہو گیا اور

سفیدی غالب آگئی۔

۳۔ اے میرے دوستو ٹھہرو اور انتظار کرو اور مقام عسفان کے لوگوں کی خبر حاصل کرو رات کو لوگوں کو

الَّتَانِي مِثْلَهَا وَيَبْتَعُهُ، الثَّالِثُ يَجْرُو وَمَحْذُوفٌ وَيَبْتَعُهُ (۲)
 التَّاسِعُ السَّرِيعُ، وَاجْتِرَاءُهُ مُسْتَفْعِلُنْ مُسْتَفْعِلُنْ
 مَفْعُولَاتٌ عَرَّتَيْنِ، وَأَعَارِضُهُ أَرْبَعٌ، وَأَضْرِبُهُ بَيِّنَةٌ
 الْأَوَّلَى مَطْوِيَّةٌ مَكْسُوكَةٌ وَأَضْرِبُهَا ثَلَاثَةٌ، الْأَوَّلُ مَطْوِيٌّ
 مَوْقُوفٌ وَيَبْتَعُهُ (۳)

دوسری ضرب عروض کے مثل صحیح ہے۔ اس کا شعر یہ ہے۔

(۱) مُقْفِرَاتٌ دَارِسَاتٌ مِثْلُ الْيَاثِ الزَّيْبُورُ
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

اس میں "دارسات" عروض اور "الزبور" ضرب دونوں صحیح ہیں۔
 اور شعر مجزؤ ہے۔

تیسری ضرب مجزؤ و محذوف ہے "یعنی فاعلن" اس کا شعر یہ ہے۔

(۲) مَا لِمَا قَرُّ رَثِّ بِهِ الْعَيْدُ سَنَانٍ مِنْهُ لَذَائِمُنْ
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

اس میں "رث به العید" عروض صحیح اور "لذائم" ضرب محذوف
 ہے اور شعر مجزؤ ہے۔

نویں بحر، سریع ہے اس کے اجزاء یہ ہیں

مستفعلن مستفعلن مفعولات مستفعلن مستفعلن مفعولات

اس کی چار عروض اور چھ ضرب ہیں۔ پہلی عروض مطویہ مکسوفہ، یعنی فاعلن ہے

اس کی تین ضرب ہیں۔ پہلی ضرب مطوی موقوف "یعنی فاعلاتن" اس کا شعر یہ ہے

(۳) اَزْمَانٌ سَدُّ حُلًى لَا يَزِي مِثْلَهَا لَرَّ رَاْعُونَ فِيْ شَاهِدٍ وَكَلَا فِيْ عَوَاقِ

مستفعلن مستفعلن فاعلن مستفعلن مستفعلن فاعلاتن

۱۔ گھر والی اور بندہ میں جیسے کتاب کی نقلی علامات، ۲۔ یہ وہ قیمت نہیں ہے جس سے آگئیں غنڈی بوجائیں۔
 ۳۔ سہ سہائی کے (ساتھ گزرے ہوئے) زمانوں (کی لذت) کو دیکھنے والوں نے، اس بیٹے زمانے نہ تمام میں
 دیکھے اور نہ عراق میں۔

الْثَّانِي مِثْلَهَا وَبَيْتُهُ ۱۱، اَلْثَّالِثُ اَصْلُهُ وَبَيْتُهُ ۱۲، اَلْثَّانِيَةُ
مُخْبُولَةٌ مَكْسُوفَةٌ وَكَسْرُيْهَا مِثْلُهَا وَبَيْتُهُ ۱۳،

اس میں ۱۱، "مِثْلُهَا الرَّ" عروض مطوی مکسوف اور ۱۲، "فِي عِزَاتِي" ضرب مطوی
موقوف ہے۔

دوسری ضرب عروض کے مثل ہے۔ اس کا شعر یہ ہے۔

۱۱ "هَامَّ الْهَوَىٰ وَشَمَّ يَدَايَا الْقَصَا مُخْبُولٌ مُسْتَعِجٌ مُّخَوَّلٌ
مستفعِلن مستفعِلن فاعِلن مستفعِلن مستفعِلن فاعِلن

اس میں ۱۱، "يَا الْقَصَا" عروض اور ۱۲، "مُخَوَّلٌ" ضرب دونوں مطوی مکسوف ہیں۔
تیسری ضرب اسلم ۱۱ یعنی فَعِلُنْ ہے اس کا شعر یہ ہے۔

۱۲ "قَالَتْ وَلَكُمُ الْقَصْدُ لِقَائِ الْفَنَاءِ مَعْلًا لَقَدْ أَبْلَغْتَ أَسَدَ مَاعِي
مستفعِلن مستفعِلن فاعِلن مستفعِلن مستفعِلن فاعِلن

اس میں ۱۲، "لِ الْفَنَاءِ" عروض مطوی مکسوف اور ۱۱، "مَاعِي" ضرب اصل ہے۔

دوسری عروض مخول مکسوف ۱۱ یعنی فَعِلُنْ ہے اس کی ضرب بھی اسی کے مثل ہے
اس کا شعر یہ ہے۔

۱۳ "اَلشَّمْسُ مِثْلُكَ وَالْوَجُوهُ دَنَا زَيْدٌ وَاطِدٌ سِرَانُ الْاَكْفُ خَفَعَمُ
مستفعِلن مستفعِلن فاعِلن مستفعِلن مستفعِلن فاعِلن
اس میں ۱۳، "وَجُوهُ دَنَا" عروض اور ۱۲، "فِي عَمَمُ" ضرب دونوں مخول مکسوف ہیں۔

۱۴ عشق کو بھڑکایا ذات انصاف مقام پر محبوب کے مکانات کے ایسے نشانات نے جو بوسیدہ ہو گئے،
اور کئی سال پرانے ہیں۔

۱۵ اس نے کہا شہرِ جاوہ مالِ بحر اس نے فتنشِ کلام کا ارادہ نہیں کیا تھا۔ بلاشبہ تو نے میرے کانوں تک اپنا
کلام پہنچا دیا۔

۱۶ ان عورتوں کی خوشبو مشک کی طرح ہے اور چہرے دیناروں کی طرح روشن ہیں اور تخیلیوں کے طرف
یعنی انگلیاں خم (ہودہ) کی طرح سرخ ہیں۔

أَنَّ الْإِثْمَ مَوْهُوَةٌ مَشْطُورَةٌ وَضَرْبُهَا مِثْلُهَا وَبَيْتُهُ (۱) الْوَابِسَةُ
مَكْسُوفَةٌ مَشْطُورَةٌ، وَضَرْبُهَا مِثْلُهَا وَبَيْتُهُ (۲)
الْعَاشِرُ الْمُسْرَحُ، وَأَجْزَاءُهُ مُسْتَفْعِلُنْ، مَفْعُولَاتُ

تیسری عروض موقوفہ یعنی مفعولان ہے اور یہ عروض مشطور (یعنی نصف اجزاء محذوف)
ہے۔ اس کی ضرب بھی اسی کے مثل ہے (عروض و ضرب دونوں ایک ہی ہیں) اس کا
شعر یہ ہے۔

(۱) يَنْفَعُنْ فِي حَافَاتِهَا بِالْأَبْوَالِ

مستفعِلن مستفعِلن مفعولان

اس میں ”بالأبوال“ عروض و ضرب موقوف ہے اور شعر کے نصف اجزاء
محذوف ہیں۔

چوتھی عروض مکسوفہ، یعنی مفعولن، ہے، اس کی ضرب عروض کی طرت وہی ہے
اس کا شعر یہ ہے۔

(۲) يَا صَاحِبِي رَخْلِي أَقْلًا عَذْلِي

مستفعِلن مستفعِلن مفعولان

اس میں ”رأعذلی“ عروض و ضرب مکسوف ہے اور شعر مشطور ہے۔
دسویں کسر۔ منسرح ہے اس کے اجزاء یہ ہیں

مستفعِلن مفعولات مستفعِلن مستفعِلن مفعولات مستفعِلن

اس کی تین عروض و تین ضرب ہیں۔ پہلی عروض صحیح اور اس کی ضرب مطوی ”دینی

ملہ وہ عورتیں اس کے اطراف میں پیشاب پھینکتی ہیں۔

تھا اسے میرے گبادہ کے ساتھیوں میری ملامت کم کر دے۔

مُسْتَفْعِلُنْ مَرَّتَيْنِ، وَأَعَارَيْتُهُ ثَلَاثَةً كَأَضْرِبُهُ. الْأُولَى صَحِيحَةٌ
وَضَرْبُهَا مَطْوِيٌّ دَبِيئَةٌ (۱) الثَّانِيَةُ مَوْقُوفَةٌ مَنهُوَكَةٌ وَضَرْبُهَا مَنَاهَا
دَبِيئَةٌ (۲) الثَّالِثَةُ مَكْسُوفَةٌ مَنهُوَكَةٌ وَضَرْبُهَا مَنَاهَا دَبِيئَةٌ (۳)
الْحَاوِي عَشْرُ الْخَفِيفِ، وَأَجْزَاءُهَا فَاعِلَاتُنْ مُسْتَفْعِلُنْ فَاعِلَاتُنْ

مفتعلن " ہے اس کا شعر یہ ہے۔

(۱) اِنَّ ابْنَ زَيْدٍ سَدَّ لَا زَالَ مُسْتَعْمِلًا لِلْخَيْرِ لَيْفَ شَيْءٍ فِي مَضِرٍّ ۝ الْعَرُوفُ

مستفعلن مفعولات مستفعلن مستفعلن مفعولات مفتعلن

اس میں " مُسْتَعْمِلًا " عروض صحیح اور " ۝ الْعَرُوفُ " ضرب مطوی ہے۔
دوسری عروض موقوفہ، یعنی مفعولات ہے اور یہ مہوک (یعنی دو تہائی اجزاء
مخدوف) ہے اس کی ضرب بھی اسی کے مثل ہے، اس کا شعر یہ ہے۔

(۲) صَبْرًا بَيْتِي عَبْدُ الدَّارِ
مستفعلن مفعولات

اس میں " عَبْدُ الدَّارِ " عروض و ضرب موقوف ہے اور شعر مہوک ہے
تیسری عروض مکسوفہ، یعنی مفعولن " ہے اور یہ بھی مہوک ہے اس کی ضرب
بھی وہی ہے، اس کا شعر یہ ہے۔

(۳) وَيْلُ أَهْرَسَخْ سَدَّ سَعْدًا
مستفعلن مفعولن

اس میں " ۝ سَعْدًا " عروض و ضرب مکسوف ہے اور شعر مہوک ہے۔
گیارہویں بحر و خفیف ہے اس کے اجزاء یہ ہیں۔

فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن

۱۔ بے شک ابن زید بیش بہا لائی کرنے والا ہے۔ اور اپنے شہر میں اچھا بی بیٹا ہے۔
۲۔ بنو ہمدان اور صبر رو۔

۳۔ ام سہ کے لئے سعد کی وجہ سے ہلاکت ہو۔ (بجئے کی وفات کے غم میں اس طرف کہا)

مَرَّتَيْنِ، وَأَعَارِضُهُ ثَلَاثَةٌ وَأَضْرِبُهُ خَمْسَةٌ، أَلَاؤُ إِلَى صَوِيحَةٍ وَكَهَا
صَدَبَانِ، أَلَاؤُ لَدُنْهَا وَبَيْتُهُ (۱)، وَيَلْعَقُهُ الشَّعْبِيَّةُ جَوَازًا وَهُوَ
تَغْيِيرٌ فَاعِلَاتُنْ لِيَزْنَهُ مَفْعُولُنْ وَبَيْتُهُ (۲)،

اس کی تین عروض اور پانچ ضرب ہیں۔ پہلی عروض صحیح اور اس کی دو ضرب ہیں
پہلی ضرب عروض کے مثل صحیح ہے اور اس کا شعر یہ ہے

(۱) حَلَّ أَهْلِي هَائِلَيْنِ دُوْى كَيْفَادُوْى لِي وَحَلَّتْ عَلَوِيَّةٌ بِالسَّخَالِ

فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن

اس میں دو فی کفیدو، عروض اور، بالسخال، ضرب دونوں صحیح ہیں۔
اس ضرب کے ساتھ تشعیث لاقی کرنا جائز ہے، تشعیث یہ ہے کہ فاعلاتن کے
وزن کو مفعولن میں بدل دیا جائے۔ اس کا شعر یہ ہے۔

(۲) لَيْكْسَ مَنْ مَاتَ فَاسْتَوَا حَيْمِيْنِ إِنَّمَا أَلْمِيْتُ مَتَّيْتُ أَلْ أَحْيَاءُ

فاعلاتن متفعلن فاعلاتن فاعلاتن متفعلن فاعلاتن

(۳) إِنَّمَا أَلْمِيْتُ مَنْ يَعِدُ شُكُوبًا كَأَسْفَابًا لَهُ قَلْبٌ لَلرَّجَاءِ

فاعلاتن متفعلن فاعلاتن فاعلاتن متفعلن فاعلاتن

ان دو اشعار میں عروض مخبون ہے اور ضرب،، أَحْيَاءُ اور لَلرَّجَاءِ، میں
تشعیث ہے اور اس کا وزن مفعولن ہے، معلوم ہوگا کہ اگر عروض غیر صحیح ہو تب بھی
تشعیث لاقی ہو سکتی ہے، نیز تشعیث عروض میں لاقی نہیں ہوتی، اگر اس میں
لاقی ہو تو اسے قصہ یہ کہتے ہیں، ان دو اشعار کے حشو میں بھی خبن ہے جیسا کہ تقطیع
سے ظاہر ہے کہ مستفعلن خبن کے بعد متفعلن کن ہو گیا۔

۱۔ میرے گھر والے دُورنی اور یاد کوئی مقامات کے درمیان ٹھہرتے اور محبوب (مومن) شمال میں کچی
جگہ پر ٹھہری۔ ۲۔ پوشش مرگیا اور دنیا کی کالینیت سے آرام پا گیا وہ مرد نہیں ہے بلاشبہ مردہ تو وہ ہے جو
زندہ رہتے ہوئے بھی مردہ حالت میں ہے۔

۳۔ بلاشبہ حقیقی مردہ وہ ہے جو غمی اور برے حال میں زندہ رہے اور اس کی امیدیں کم ہوں۔

الثَّانِي مَحْذُوفٌ وَيَبْتَسِي (۱) الثَّانِيَةَ مَحْذُوفَةً وَضَرْبُهَا وَمِثْلُهَا
وَبَيْتُهَا (۲) الثَّلَاثَةُ مَحْذُوفَةٌ وَصَحِيحَتُهَا وَلَهَا ضَرْبَانِ ، الْأَوَّلُ
مِثْلُهَا وَيَبْتَسِي (۳) الثَّانِي مَجْنُوزٌ وَتَحْبُوسٌ مَقْصُورٌ وَيَبْتَسِي (۴)

دوسری ضرب محذوف ہے ، یعنی فاعلن ، اس کا شعر یہ ہے ۔

(۱) لَيْتَ شِعْرِي حَلَّ ثَمَّ كُلِّ أَيْتِنَهُمْ أَمْ يَحْمِلُونِ مِنْ دُونِ ذَاكَ لَأَتَوِي

فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن فاعلاتن مستفعلن فاعلن

اس میں ” اَلْاَيْتِنَهُمْ “ عروض صحیح اور ” لَكَ الْوَدَى “ ضرب محذوف ہے ۔

دوسری عروض محذوف ” یعنی فاعلن “ ہے اس کی ضرب بھی اسی کے مثل ہے

اس کا شعر یہ ہے ۔

(۲) اِنَّا قَدْ دَنَا يَوْمًا عَلَى عَاوِرٍ نَتَتَوَفَّوْا لَمْ اَوْذَكْ لَمْ لَكُمْ

فاعلاتن مستفعلن فاعلن فاعلاتن مستفعلن فاعلن

اس میں ” عَاوِر “ عروض اور ” لَمْ لَكُمْ “ ضرب دونوں محذوف ہیں ۔

تیسری عروض مجزؤ صحیح ہے اس کی دو ضرب ہیں ۔ پہلی ضرب عروض کے مثل صحیح ہے

اس کا شعر یہ ہے ۔

(۳) لَيْتَ شِعْرِي مَاذَا تَوِي اُرْعَمِدُو فَيَا اَمْرِنَا

فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن مستفعلن فاعلن

اس میں ” مَاذَا تَوِي “ عروض اور ” فَيَا اَمْرِنَا “ ضرب دونوں صحیح ہیں اور

شعر مجزؤ ہے ۔ دوسری ضرب مجزؤ مخبون مقصور یعنی ” فَعُولُن “ ہے اس کا شعر یہ ہے

(۴) كُلُّ شَخْطٍ اِنْ لَمْ تَكُو نُوْا غَضِبْتُمْ كَيْسِرُ كَهْ

فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

لے کاش مجھے معلوم ہو جانا کہ کیا پہلے میرا مانا ان تک ہو گیا اس سے پہلے جاگت ۔ مائل ہو جائے گی ۔

مے اگر کسی دن عامر پر قادر ہوئے تو اس سے پورا حق لیں گے یا اسے تمھارے لئے چوڑ دیں گے ۔

لے کاش مجھے معلوم ہو جانا کہ اتم عرو نے ہمارے معاملے میں کیا سوچا ۔ مے اگر تم غصہ نہ ہو تو ہر شکل کا سامان ۔

الثَّانِي عَشَرَ الْمُضَارِعُ؛ وَاجْزَاءُهُ مَفَاعِيلُنْ قَاع لَاتُنْ مَفَاعِيلُنْ
مَرَّتَيْنِ مَجْزُوءٌ وَجُوبًا وَعَرُوضُهُ وَاحِدَةٌ هَوِيَّةٌ وَضَرْبُهَا مِثْلُهَا وَبَيْتُهُ (۱)
الثَّلَاثُ عَشَرَ الْمُقْتَضِبُ؛ وَاجْزَاءُهُ مَفْعُولَاتٌ مُسْتَفْعِلُنْ
مُسْتَفْعِلُنْ مَرَّتَيْنِ مَجْزُوءٌ وَجُوبًا وَعَرُوضُهُ وَاحِدَةٌ مَطْوِيَّةٌ وَضَرْبُهَا
مِثْلُهَا وَبَيْتُهُ (۲)

یاد رہیں بحر ارمضارع ہے۔ اس کے اجزاء یہ ہیں۔

مفاعیلن قاع لاتن مفاعیلن مفاعیلن قاع لاتن . فاعیلن
(قاع لاتن و تفروق ہے) اس بحر کا مجزوء استعمال واجب ہے اس کی ایک
عروض بھیج ہے اور اس کی ضرب بھی اسی کے مثل بھیج ہے۔ اس کا شعر یہ ہے۔
(۱) دَعَا لِي لِي سَعَادَى دَقَاعِي هَذِي سَعَادَى
مفاعیل فاع لاتن مفاعیل فاع لاتن

اس شعر میں ”لِي سَعَادَى“ عروض اور ”هَذِي سَعَادَى“ دونوں بھیج ہیں۔
اس شعر میں پہلا جز مفاعیلن مکفوف ہوئے کی وجہ سے مفاعیلن رہ گیا یہ شعر مجزوء ہے
تیرھویں بحر ارمقتضب ہے۔ اس کے اجزاء یہ ہیں۔

مفعولات مستفعلن مستفعلن مفعولات مستفعلن مستفعلن
ان بحر کا بھی مجزوء استعمال واجب ہے اس کی ایک عروض مطوی ”یعنی مفتعلن“
ہے۔ اس کی ایک ہی ضرب اسی کی طرح مطوی ہے۔ اس کا شعر یہ ہے۔
(۲) أَقْبَلْتُ دَلَّامًا لَهَا عَارِضَانِ كَالسَّيْفِ
فاعلات مفتعلن فاعلات مفتعلن

اس میں ”دَلَّامًا لَهَا“ عروض اور ”كَالسَّيْفِ“ ضرب دونوں مطوی ہیں۔
اس کا پہلا جز بھی مطوی ہے۔ یہ شعر مجزوء ہے۔

۱۔ سعادی کی محبت کے دوائی یعنی شمن صورت و جسامت نے مجھ سعادی کی طرف بلایا۔
۲۔ محبوبہ سامنے آئی تو اس کے بالوں کی لٹیں لال دھماگے کی طرح یعنی سنہری بال اس کے چہرہ پر لگنے

الرَّابِعَ عَشَرَ الْمُجْتَنَّبَاتُ : وَأَجْزَاءُهُ مُسْتَفْعِلُنْ فَاعِلَاتُنْ فَاعِلَاتُنْ
مَرَّتَيْنِ بَجَزْوٍ وَجُوبًا وَعَرُوضَةً وَاحِدَةً صَحِيحَةٌ وَمَرْبُهَا وَفُلُهَا وَبَيْتُهُ (۱)
وَيَأْتِيهِ التَّشْوِيعُ وَبَيْتُهُ (۲)
الْحَافِظُ عَشَرَ الْمُتَقَارِبِ :- وَأَجْزَاءُهُ تُعُولُنْ ثَمَانِ مَرَّاتٍ

چودھویں محکرا۔ مجتنب ہے۔ اس کے اجزاء یہ ہیں۔

مستفع لن فاعلاتن فاعلاتن مستفع لن فاعلاتن فاعلاتن

(مستفع لن میں وتد مفروق اور فاعلاتن میں وتد مجموع ہے)

اس محکرا بجزو استعمال واجب ہے اس کی ایک عروض صحیح اور اسی کے مثل ضرب
ہے اس کا شعر یہ ہے۔

« أَلْبَنُ مِنْ هَاحِمِيٍّ وَالْوَجْهُ لِلْإِهْلَالِ »

مستفع لن فاعلاتن مستفع لن فاعلاتن

اس میں « هَاحِمِيٍّ » عروض اور « لِلْإِهْلَالِ » ضرب دونوں صحیح ہیں۔
اور یہ شعر بجزو ہے۔ اس ضرب کے ساتھ تشويع لاتی ہوتی ہے اور وزن مفعولن
برجالتا ہے۔ اس کا شعر یہ ہے۔

« لَعَلَّأَيْعِي مَا أَقُولُ ذَالسَيْدَالُ مَا مَوْلُ »

مستفع لن فاعلاتن مستفع لن مفعولن

اس میں « مَا أَقُولُ » عروض صحیح اور « مَا مَوْلُ » ضرب تشويع شدہ ہے۔

پندرھویں محکرا۔ مقارب ہے۔ اس کے اجزاء یہ ہیں۔

فعولن فعولن فعولن فعولن فعولن فعولن فعولن فعولن

۱۔ مجبوبہ کا بیت کر کے لگا ہوا اور اس کا چہرہ چاند کی مانند ہے۔

۲۔ کیا وجہ ہے کہ جربات میں کہہ رہا ہوں تو وہ بزرگ ہیں ہے احسان کی امید ہے اس پر کان نہیں دھر رہے۔

وَلَمْ يَمُوتْ وَأَنْتَ حَيٌّ، أَلَا وَلِيٌّ صَحِيحٌ وَأَضْرَبَهَا
أَرْبَعَةً، أَلَا وَلِيٌّ مِثْلُهَا وَبَيْتُهُ (۱)، الثَّانِي مَقْصُودٌ وَبَيْتُهُ (۲)،
الثَّلَاثُ مُحَمَّدٌ وَفَتْ وَبَيْتُهُ (۳)

اس کی دو عروض اور چھ ضرب ہیں، پہلی عروض صحیح ہے اور اس کی چار ضرب ہیں
پہلی ضرب اسی کے مثل صحیح ہے۔ اس کا شعر یہ ہے

(۱) فَأَمَّا تَيْمُوتُ ثُمَّ يَمُوتُ مَرْثٌ قَالُوا هُمُ الْقَوْمُ هَذَا بَلِيٌّ بِنَا مَالِ
فعولن فعولن فعولن فعولن فعولن فعولن فعولن فعولن

اس میں ”تُ مَرْثٌ“ عروض اور ”بِنَا مَالِ“ ضرب دونوں صحیح ہیں۔

دوسری ضرب مقصورہ، یعنی فَعُولٌ ہے اس کا شعر یہ ہے۔

(۲) وَيَأْتِي إِلَى شَوَابِكِ إِحْسَابٌ وَشَعْبٌ مَوَاضِيٍّ مِثْلُ اللَّهِ سَعَالٌ
فعولن فعولن فعولن فعولن فعولن فعولن فعولن فعولن

اس میں ”إِحْسَابٌ“ عروض صحیح اور ”سَعَالٌ“ ضرب مقصورہ ہے۔

تیسری ضرب مخدوفہ، یعنی فَعُلٌ ہے اس کا شعر یہ ہے۔

(۳) ذَارُونِي مِنَ الشِّعْرِ شِعْرًا مَوْلِيًا مَيْتِي الرِّوَاةُ أَلْ لَمَذِي قَدْ رَوَفَا
فعولن فعولن فعولن فعولن فعولن فعولن فعولن فعولن

اس میں ”مَوْلِيًا“ عروض صحیح اور ”رَوَفَا“ ضرب مخدوفہ ہے۔

۱۔ قید تم بن مرثیہ نے ڈاکر ڈالا تو انہیں گہری تیند سو یا ہر پایا۔

۲۔ وہ ایسی عورتوں کے پاس جاتا ہے جو فقیر، براگندہ بال، دودھ پلانے والی بدبودار چڑیلوں کی طرح ہیں۔

۳۔ میں ایسے مشکل شعر نقل کرتا ہوں کہ دوسرے ناقلین شعر جب اسے سنتے ہیں تو اس میں غور کرنے کی

وجہ سے، وہ شعرا ان کے نقل شدہ شعر بھلا دیتا ہے۔

الرَّابِعُ ابْتَرَوْبَيْتُهُ ۝ الثَّانِيَةُ حَزَنُوهُ مُحَمَّدُوقَدَّ وَلَهَا ضَرْبَانِ
 الْأَوَّلُ مِثْلُهَا وَبَيْتُهُ ۝ الثَّانِي حَزَنُوهُ ابْتَرَوْبَيْتُهُ ۝
 السَّادِسُ عَشَرَ الْمَتَدَارِكُ ۝ وَاجْزَاؤُهُ فَاعِلُنْ ثَمَّانِ مَوَاتٍ

چوتھی ضرب ابتر ہے " یعنی قُلْ " ہے اس کا شعر یہ ہے۔

۱۱ خَلِيلِي نِي عَوْبَا عَلَى رَسِّ حَزْدَا
 خَلَّتْ مِنْ سَلَمِي وَمِنْ مَيْدِي
 فَعُولُنْ فَعُولُنْ فَعُولُنْ فَعُولُنْ فَعُولُنْ فَعُولُنْ فَعُولُنْ

اس میں "ریم دار" عروض صحیح اور "یہ" ضرب ابتر ہے۔
 دوسری عروض حَزَنُوهُ مُحَمَّدُوقَدَّ "فَعْلُ" ہے اس کی دو ضرب ہیں۔ پہلی ضرب عروض
 کے مثل حَزَنُوهُ ہے اور اس کا شعر یہ ہے۔

۱۲ آهِنْ دَهْ نَهْ أَهْ حَزَتْ
 يَسْلُمِي بِذَاتِ الْغَضِي
 فَعُولُنْ فَعُولُنْ فَعُولُنْ فَعُولُنْ فَعُولُنْ فَعُولُنْ

اس میں "حَزَتْ" عروض اور "غَضِي" ضرب دونوں حَزَنُوهُ ہیں اور یہ شعر
 مجزؤ ہے۔

دوسری ضرب مجزؤ ابتر یعنی قُلْ ہے اس کا شعر یہ ہے۔

۱۳ تَعَفَّتْ وَلَا تَيْدُ تَيْشُ
 فَعَالِيَهْ هَضْ يَأْتِيَهْ كَا
 فَعُولُنْ فَعُولُنْ فَعُولُنْ فَعُولُنْ فَعُولُنْ فَعُولُنْ

اس میں "تَيْشُ" عروض حَزَنُوهُ اور "کَا" ضرب ابتر ہے۔

سولہویں مکرر متدارک ہے اس کے اجزائے یہ ہیں۔

فَاعِلُنْ فَاعِلُنْ فَاعِلُنْ فَاعِلُنْ فَاعِلُنْ فَاعِلُنْ فَاعِلُنْ فَاعِلُنْ

۱۴ لے میرے دوستو! ان گھروں کی علامات کی طرف متوجہ ہو جاؤ جو سلیبی اور عیب محبوبہ سے نکلتے
 ۱۵ لے کیا مقام ذاتِ نقیض پر سلیبی محبوبہ کے خالی گھروں کی وجہ سے کھڑے ہو گئے ؟
 ۱۶ لے ہر بڑے کام سے بچ اور تم نہ کرو تیرے لئے فیصلہ کر دیا گیا ہے وہ اکر رہا ہے لا

وَلَمَّا عَزَّزْتَ صَانٍ وَارْبَعَةً أَضْرِبَ. الْأَوَّلَى تَامَتْ وَضَرْبُهَا مِثْلُهَا
وَبَيْتُهُ (۱) الْمَثَلِيَّةُ مَجْزُوءَةٌ صَحِيحَةٌ وَاضْرِبُهَا مِثْلُهَا، الْأَوَّلُ
مَجْزُوءٌ مَحْبُوءٌ مَرْقَلٌ وَبَيْتُهُ (۲) السَّانِي مَجْزُوءٌ مُذَالٌ وَبَيْتُهُ (۳)

اس کی دو عروض اور چار ضرب ہیں۔ پہلی عروض تام (صحیح) ہے۔ اس کی ضرب بھی
اس کے مثل صحیح ہے۔ اس کا شعر یہ ہے۔

(۱) جَاءَنَا عَامِدٌ سَالِحًا لَبَدًا مَا سَكَنَ مَا كَانَ مِنْ عَامِدٍ

فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن

اس میں "سَالِحًا" عروض اور "عَامِدٍ" ضرب دونوں صحیح ہیں۔

دوسری عروض مجزوء صحیح ہے اس کی تین ضرب ہیں: پہلی ضرب مجزوء محبوع مرقل
"بَيْتُهُ مُعْلَلٌ" اس کا شعر یہ ہے۔

(۲) ذَارِسٌ سَلِيٌّ لِسَعْدٍ مَرْمَعَانٍ قَدْ كَسَا هَا الْبَلَى الْهَلْكَوَانِ

فاعلن فاعلن فعلاتن فاعلن فاعلن فعلاتن

اس میں "مَرْمَعَانٍ" عروض اور "هَلْكَوَانِ" ضرب دونوں محبوع مرقل ہیں۔

عروض کو ضرب سے ملانے کے لئے اس میں ضرب کی تحلیل کی گئی۔ اسے تصریح کہتے ہیں
دوسری ضرب مجزوء مذال ہے "بَيْتُهُ مُعْلَلٌ" اس کا شعر یہ ہے۔

(۳) هَذِهِ ذَارِسٌ أَقْفَرْتُ أُمُّ زَبُونٌ رَحِيحٌ هَا الدَّهْوَرُ

فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن

اس میں "أَقْفَرْتُ" عروض صحیح اور "هَا الدَّهْوَرُ" ضرب مذال ہے اور شعر
مجزوء ہے۔

۱۔ عالم ہمارے پاس کچھ دل و زینت سے آیا بعد اس کے کہ جو کچھ عامر کی طرف سے تھا۔

۲۔ سلی کا کمر عمان کے محل پر ہے اسے دن رات کے گزرنے نے تباہی کا لباس پہنا دیا ہے۔

۳۔ یہ ان کا گھر ہے جو خالی ہو گیا یا خور ہے جسے زمانہ نے مٹا دیا۔

الْثَّالِثُ فِشْلَهَا وَيَبَيْتُهَا (۱)، وَالْخَبْنُ حَسَنٌ وَبَيْتُهُ (۲)، وَالْقَطْعُ فِي حَشْوِهِ جَائِزٌ وَيَبَيْتُهُ (۳)، وَقَدْ اجْتَمَعَا فِي قَوْلَيْهِ (۴)

تیسری ضرب عروض کے مثل صحیح ہے۔ اس کا شعر یہ ہے۔

(۱) رَفَعَ عَلَى كَارِهِمُ وَابْكَيْنُ كَبِنُ أَكْ لَلِاسْمَا وَالْيَدَيْنُ
فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن

اس میں "کاربکین" عروض اور "کالیدین" ضرب دونوں صحیح ہیں۔ اس بحر میں ضمن کرنا بہتر ہے یعنی فاعلن سے فَعْلُنْ۔ اس کا شعر یہ ہے۔

(۲) كَرَّةٌ طَرَحَتْ بِصَوَالِحَةٍ قَتَلَتْ عَقَمَهَا رَجُلٌ رَجُلُ
فَعْلُنْ فَعْلُنْ فَعْلُنْ فَعْلُنْ فَعْلُنْ فَعْلُنْ فَعْلُنْ فَعْلُنْ

اس میں "لججہ" عروض اور "رجل" ضرب ہے اور تمام اجزاء مخبون ہیں۔ اس بحر کے حشو میں قطع "یعنی فَعْلُنْ" جائز ہے۔ (ضرب اور عروض میں بھی جائز ہے) اس کا شعر یہ ہے۔

(۳) مَالِي مَالٌ إِلَّا دِرْهَمُ أَوْبِرْ دَوْنِي ذَاكَ أَلْ أَتْهَمُ
فَعْلُنْ فَعْلُنْ فَعْلُنْ فَعْلُنْ فَعْلُنْ فَعْلُنْ فَعْلُنْ فَعْلُنْ

اس میں تمام اجزاء مقطوع ہیں۔ بسا اوقات ضمن اور قطع جمع ہو جاتے ہیں۔ جیسے

(۴) تَمَّتْ إِبِلٌ لِلْبَيْتِ مَضَى فِي مَعْوٍ يَرْتَمَا مَهْ قَدْ سَلَكُوا
فَعْلُنْ فَعْلُنْ فَعْلُنْ فَعْلُنْ فَعْلُنْ فَعْلُنْ فَعْلُنْ فَعْلُنْ

اس شعر کے پہلے مصرعہ میں ایک جز مقطوع اور دوسرا جز مخبون ہے اور دوسرے مصرعہ میں پہلا جز مقطوع اور باقیہ اجزاء مخبون ہیں۔

۱۔ تباہ شدہ گھروں کے کھنڈرات اور بے مقام کے درمیان ان کے گھر پکڑا ہوا دروازہ۔
۲۔ گیند کو ٹرے ہوئے سرے والی گڑھی کے ذریعہ ڈال دیا گیا تو ایک ایک آدمی اسے لے رہا ہے
۳۔ میرے پاس مال نہیں ہے سوائے درہم اور ترکہ سیاہ گھوڑے کے۔
۴۔ چاشت کے وقت کہ کہے نسیب میں اونٹوں کو چلائی (دراگم) کے لئے بانٹا گیا تھا حقیق وہ چلے گئے۔

الْمَخَاتِمَةُ فِي الْقَابِ الْاَبْيَاتِ وَغَيْرِهَا

الْتَّامُّ مَا اسْتَوَى اَجْزَاؤُهُ دَائِرَتِهِ مِنْ عَرُوضٍ وَضَرْبٍ بِلَا نَقْصٍ كَاذِلِ
الْكَامِلِ وَالْوَجْزِ، وَالْوَاقِ فِي عُرْفِهِمْ مَا اسْتَوْفَا هَا مِنْهُمَا بِنَقْصٍ
كَالْقَوِيلِ وَالْمَجْرُودِ مَا ذَهَبَ جُزْءًا عَرُوضِهِ وَضَرْبِهِ، وَالشُّطْرُ
مَا ذَهَبَ نِصْفُهُ، وَالْمَنْهُوْكَ مَا ذَهَبَ ثُلُثُهُ، وَالْمُصَمَّتُ مَا خَالَفَتْ

خاتمه

اشعار کے القاب وغیرہ کے بیان میں

تمام ۱۔ وہ شعر ہے جس کے دائرے میں سے عروض و ضرب وغیرہ اجزاء بغیر کسی کی
کے پورے ہوں۔ جیسے بحر کامل اور بحر رجز کی پہلی نوع بحر متدارک کی پہلی نوع
بھی اس میں داخل ہے۔

وافی ۲۔ عروضین کی اصطلاح میں وہ شعر ہے جس کے دائرہ کے اجزاء پورے ہوں
لیکن (ال) میں (ز) زماں و علت کی وجہ سے کمی واقع ہوئی ہو جیسے بحر طویل (مستقارب
سریح، رمل، بسیط، وافر، منسرح، خفیف اور کامل درجز کی پہلی نوع کے
علاوہ دوسری انواع)۔

مجسود ۳۔ وہ شعر ہے جس کے عروض و ضرب (یعنی دونوں مصرعوں) سے ایک
ایک جز حذف ہو اس کی مثالیں سابق میں گذر چکی ہیں۔

مشطور ۴۔ وہ شعر ہے جس کے نصف اجزاء حذف ہوں (اس کی مثالیں بھی گذر چکی ہیں)۔
منہوک ۵۔ وہ شعر ہے جس کے دو تہائی اجزاء حذف ہوں (اس کی مثالیں بھی گذر چکی ہیں)۔

۱۔ عروضین نے سوا بحر و کوبانچ دائروں میں منضبط کیا ہے۔ اس کی تفصیل مع دو تراس رسالہ کے
مقدمہ میں ملاحظہ فرمائیے۔

عَرَوْضُهُمْ ضَرَبْنَا فِي الرُّوَيْ كَقَوْلِهِ «۱» وَالْمَصْرُوعُ مَا غُيِّرَتْ حُرُوفُهُ
لِلْإِلْحَاقِ بِضَرْبِهِمْ بِزِيَادَةِ كَقَوْلِهِ «۲»

مصنعت :- وہ شعر ہے جس کی عروض رومی میں ضرب سے نکالت ہو جیسے :-
«۱» اَنَّ تَوَسَّمْتَ مِنْ حُرُوفٍ مَنَزَلَةً مَاءُ الصَّبَابَةِ مِنْ عَيْنِكَ «۲»
اس میں «نَزَلَةً» عروض اور اس کا آخری حرف تار ہے جبکہ «يَجُودُ» ضرب
اور اس کا آخری حرف یم ہے۔ یہ بحر بیط سے ہے۔
مصراع :- وہ شعر ہے جس کی عروض میں اضافہ کر کے اسے اس کی ضرب کے ساتھ وزن اور
رومی میں ملا دیا جائے۔ جیسے :-

«۳» قَفَا نَبْلِكَ مِنْ ذِكْرِي حَبِيبٍ وَعِرْفَانٍ وَرُبْعٌ سَلَّمَ أَيْاتَهُ مِنْذُ أَتَانَا
أَنْتَ حَبِيبٌ بَعْدِي عَلَيْهِمَا فَاصْبَحْتَ كَخَطِّ زَلُّوْكَ فِي مَصَافِي رُفْعٍ
پہلے شعر کی عروض «دَعْوِ قَان» اور ضرب «ذُ اُذْمَان» دونوں کا وزن مفاعیلین
اور رومی نون ہے۔ حالانکہ یہ شعر بحر طویل سے ہے جس کی عروض میں قبض واجب
ہے یعنی اس کا وزن مفاعیلن ہے جیسا کہ دوسرے شعر سے ظاہر ہے کہ اس کی عروض
«فَاَصْبَحْتَ» مفاعیلن مقبوض اور ضرب «رُبْعٌ نَحْبَان» مفاعیلن مجمع
ہے۔ رومی میں بھی دونوں مختلف ہیں۔

۱۔ شعر کا آخری حرف جس پر قصیدہ مبنی ہوتا ہے اور اس کی طرف قصیدہ منسوب ہوتا ہے جیسے مذکور
بالاشعر قصیدہ ممد کا ہے۔

۲۔ کیا عشق کے آنسو تھاری آنکھوں سے بہ رہے ہیں اس وجہ سے کہ تم نے قرآن مجید کے نزدیک
اپنا مرتبہ تاڑ لیا۔

۳۔ ظہرِ حادیم ذرا اپنے محبوب اور ساتھیوں اور ایسے گھر کی یاد میں رومی کہ جن کی نشانی ان زمرانہ ہوا کہ
خالی ہو گئیں۔ میرے بعد اس گھر پر بہت سے سال گزرے تو وہ راسخوں کے مصحف کی تحریر کی طرح
گنہام ہو گیا۔

أَوَّلُ قَمْعٍ مَقْطُوعٍ ۱۱) وَالْمَقْفِي كُلُّ عَرُوضٍ وَضَرْبٍ تَسَادَى
بِلَا تَغْيِيرٍ مَقْطُوعٍ ۱۲) وَالْعَرُوضُ مَنْ مَوْنَسَتْ وَهُوَ الْخُرُ
وَمُضَارِعِ الْأَوَّلِ وَغَايَتُهَا فِي الْجُحْدِ أَرْبَعٌ كَالْوَجْدِ
وَيَجْمُوعُهَا أَرْبَعٌ وَثَلَاثُونَ ۱۳) وَالضَّرْبُ مَذْهَبٌ وَهُوَ الْخُرُ
الْمُضَارِعِ الثَّانِي وَغَايَتُهُ فِي الْجُحْدِ تِسْعَةٌ كَالْكَامِلِ وَيَجْمُوعُهُ

یا عروض میں کمی کر کے ضرب کے وزن اور روی کے ساتھ ملا دیا جائے جیسے

۱۱) أَجَارَتَنَا إِنَّ الْخَطُوبَ تَنْوِبُ كَرَانِي مُقِيمٌ مَا أَقَامَ عَسِيْبٌ
أَجَارَتَنَا إِنَّا مُقِيمَاتٍ هُنَا وَكُلُّ عَرُوضٍ لِلْعَرُوضِ نَسِيْبٌ

دونوں شعر بحر طویل سے ہیں۔ پہلے شعر میں عروض ”تنوِب“ اور ضرب ”عسِيْب“
دونوں عروض ہیں حالانکہ بحر طویل کے عروض میں عدوت کی علت واقع نہیں ہوتی ،
جیسا کہ دوسرے شعر کی عروض ”هُنَا“ مقبوض اور ضرب ”نَسِيْب“ محذوف
سے ظاہر ہے۔ پہلے شعر میں تصریح کی وجہ سے عروض کے وزن میں کمی کی گئی۔

مقفی ۱۔ ہر عروض و ضرب جو بغیر تبدیلی کے وزن و روی میں برابر ہوں۔ جیسے
۲) قَحَا بَلَدٌ مِنْ دُكُوِي سَيْبٍ وَتَنْزِيلٌ لِسَقَطِ الْوَدَى بَيْنَ الدَّخُولِ فَخَوْ مَلِ

اس شعر میں عروض ”وَتَنْزِيلٌ“ اور ضرب ”فَخَوْ مَلِ“ دونوں مقبوض و ہم وزن
ہیں اور دونوں کے آخر میں حرف لام ہے۔

عروض مونث ہے اور یہ پہلے مصرعہ کا آخری جز ہوتا ہے کسی بحر میں پر زیادہ سے زیادہ

۱۰ لے لئے میری قبر کی پڑوسن بے شک مشکلات (موت وغیرہ) باری باری آتی ہیں اور میں بھی اب
یہیں مقیم (دفن) رہوں گا جب تک عسب پہاڑ موجود رہے گا۔

۱۱ لے لئے میری پڑوسن بے شک ہم سب مقیم رہیں گے اور ہر پڑوسی کو دوسرے پڑوسی سے نسبت و تعلق
ہوا کرتا ہے۔ (یہ شعر امرؤ القیس نے اپنی تدفین سے قبل کہا تھا)

۱۲ غمیر ماجم در داخل اور حتم کے درمیان کے مقام سقط الوی میں مجرب اور اس کے گھر کی
یا دین رو لیں۔ (یہ امرؤ القیس کے معلقہ کا پہلا شعر ہے۔)

فَلَا تَكُنَّ دَاسِتُونَ ، وَالْأَوَّلُ مِنْ كُلِّ جُزْءٍ أَوَّلُ بَيْتٍ أَعْلَى بَعْلَةٍ مُنْتَعَةٍ
فِي حَشْوَةٍ كَالْحَدِيدِ ، وَالْأَوَّلُ مِنْ كُلِّ جُزْءٍ حَشْوِيٌّ زَوْجِيٌّ يَزْحَافُ
هَيْئَةً مُخْتَصِمَةً بِهِ كَالْمُخْبِنِ ، وَالْفَصْلُ كُلُّ عَرُوضٍ مُخَالِفَةٍ لِلْحَشْوِ
حِجَّةً وَاعْتِلَالًا ، وَالْعَاقِبَةُ فِي الضَّرْبِ كَالْفَصْلِ فِي الْعَرُوضِ
وَالْمَوْفُورُ مِنْ كُلِّ جُزْءٍ سَلِيمٌ مِنَ الْخَضَمِ مَعَ جَوَازِهِ فِيهِ ، وَالسَّالِوُكُلُ

چار ہیں جیسے بحر جزر اور تمام بحروں میں اس کا مجموعہ چوتھیں ہے۔ ضرب مندرکہ ہے اور یہ دوسرے
معرور کا آخری جز ہوتا ہے کسی بحر میں یہ زیادہ سے زیادہ نو ہوتیں جیسے بحر کامل اور تمام بحروں
میں اس کا مجموعہ چوتھیں ہے۔

ابتداء در شعر کا ہر وہ پہلا جزو جس میں ایسی تبدیلی کی گئی ہو جو شعر کے حشو یعنی عروض و ضرب
کے علاوہ، میں ممنوع ہے جیسے خرم یعنی پہلے جز کے وند مجموع کے پہلے جز کو حذف
کرنا جیسے فعلن سے فار کو حذف کرنا۔ یہ بحر طویل، متقارب، وافر، ہزج اور مضارع میں
ہو سکتا ہے۔

اعتماد ۱۔ ہر وہ حشو یا جز جس میں ایسا زحافت ہو جو اس کے ساتھ خاص نہ ہو جیسے
ضمن دید زحافت عروض و ضرب میں بھی واقع ہوتا ہے۔
فصل ۱۔ ہر وہ عروض جو حشو سے صحیح ہونے اور علت واقع ہونے میں مخالف ہو یعنی
اگر عروض کے لئے صحت یا کوئی علت لازم ہے تو حشو کے لئے لازم نہ ہو۔ جیسے بحر طویل کی
عروض میں قبض اور بسیط کی عروض میں ضمن اور فسر کی عروض کے لئے صحیح ہونا لازم ہے۔
غایت ۲۔ فعل میں جو عروض کا مفہوم و حال ہے وہ حال ضرب کا غایت میں ہے (یعنی
اگر ضرب کے لئے صحت یا کوئی علت لازم ہے تو حشو کے لئے لازم نہ ہو۔ جیسے بحر طویل کی
دوسری ضرب کے لئے قطع اور بسیط کی پہلی ضرب کے لئے ضمن اور متقارب کی پہلی
ضرب کے لئے صحیح ہونا لازم ہے۔ حالانکہ حشویں یہ امور لازم نہیں ہیں)۔

موقوفہ ۳۔ ہر وہ جز جو خسر سے سالم و محفوظ ہو حالانکہ اس کا اس میں واقع ہونا جائز ہو۔

یعنی وہ بحر وند مجموع سے شروع ہو جیسے طویل، متقارب، وافر، ہزج اور مضارع ہیں۔

جَزْمٌ سَلَوٌ مِنَ الزَّخَاتِ مَعَ جَوَائِزٍ فِيهِ، وَالْمَصْحُوحُ كُلُّ جَزْمٍ عَرَضِيٍّ
وَصَوْبٌ مَسْلُوفٌ مِمَّا لَا يَفْعُ حَشْوًا كَالْقَفْرِ وَالْتِدَانِي، وَالْمَعْرُوفُ
كُلُّ جَزْمٍ سَلَمٌ مِنْ عَمَلِ الزَّيَادَةِ مَعَ جَوَائِزِهَا فِيهِ كَالْتِدَانِي.

الْعِلْمُ الثَّانِي فِيهِ خَمْسَةُ أَقْسَامٍ

الْأَوَّلُ النِّقَاطِيَّةُ وَهِيَ مِنْ أَخِيرِ النَّبِيِّ إِلَى أَوَّلِ فَتْحِكَ قَبْلَ سَاكِنِ
بَيْنَهُمَا، وَقَدْ تَكُونُ بَعْضُ كَلِمَةٍ وَبَيْنَهُمَا (۱) هِيَ مِنَ الْمَاءِ إِلَى الْيَاءِ

سالم۔ ہر وہ جزو جو زمان سے سالم ہو حالانکہ وہ اس میں واقع ہو سکتا ہو۔
صحیح۔ ہر وہ عروض و ضرب جو ایسی علت سے سالم و محفوظ ہو جو شوش میں واقع نہیں
ہو سکتی۔ جیسے تصر اور تذیل وغیرہ (یعنی قطع اور بتر اور بقیہ علتیں)
معسری۔ وہ جزو (یعنی ضرب) جو ایسی علت سے سالم ہو جس میں اضافہ کرتے ہیں
حالانکہ اس کا واقع ہونا جائز ہے جیسے تذیل (تسبیح، ترفیل)۔

دوسرا علم، علم قافیہ

اس میں پانچ قسمیں ہیں۔ پہلی قسم قافیہ کی تعریف میں ہے۔
قافیہ۔ شعر کے آخری حرف سے اُس پہلے متحرک تک جو ساکن سے پہلے ہے۔
ایسا ساکن جو آخری حرف اور اس متحرک کے درمیان میں ہے (یعنی شعر کے آخر میں دو
ساکنوں کے درمیان کے متحرک حروف اور وہ متحرک حرف جو پہلے ساکن سے پہلے ہے ان
کا مجموعہ قافیہ کہلاتا ہے) قافیہ کبھی کلمہ کا حصہ ہوتا ہے۔ جیسے اس شعر میں۔
(۱) دُقُوْا فَاِجْمَاعَ ضَعْفَى عَلٰی مَطِيْعَتِهِمْ يَقُوْثُوْنَ لَا تَخْلِفُ اَسَى وَتَحْمِلُ لَه
اس شعر میں قافیہ ”حَمْلٌ“ ہے۔

لہٰذا اس حال میں کہ میرے ساتھی اس مقام پر میرا وجہ سے اپنی سواریوں کو روکے ہوئے ہیں، وہ کہتے ہیں
کہ تم سے ہلاک مت ہو اور برداشت کرو۔

وَكَلِمَةً حَقَّقُولِهِ (۱) وَكَلِمَةً وَبَعْضُ أَخْوَى كَقَوْلِهِ (۲) هِيَ مِنَ الْحَاءِ
إِلَى الْوَاوِ. وَكَلِمَتَيْنِ حَقَّقُولِهِ (۳) هِيَ مِنْ مِنَ إِلَى الْيَاءِ. الثَّانِي حَقَّقُولُهُمَا
سِتَّةٌ، أَمَّا وَلَكُمَا التَّوَوُّيُّ وَهُوَ حَرْفٌ بَلَّتْ عَلَيْهِ الْقَصِيدَةُ وَلَبِثَتْ إِلَيْهِ
ثَانِيهَا الْوَصْلُ وَهُوَ حَرْفٌ لَبِنٌ نَاشِئٌ عَنْ إِشْبَاعِ حَرْفَيْهِ التَّوَوُّيُّ أَوْ هَاءِ

قافیہ کبھی پورا کلمہ ہوتا ہے۔ جیسے اس شعر میں :-

(۱) فَخَاضَتْ دُمُوعُ الْعَيْنِ بَنِي صَبَابَةٍ عَلَى النَّجْرِ حَتَّى بَلَ دُمُعِي مَحْمَلِي

اس شعر میں ”مَحْمَلِي“ قافیہ ہے جو پورا کلمہ ہے۔

قافیہ کبھی ایک پورا کلمہ اور دوسرے کلمہ کا حصہ ہوتا ہے جیسے اس قول میں ہے۔

(۲) وَبَارِئٌ تَرْبٌ : یہ شعر کا آخری حصہ ہے اور اس میں ”تَرْبٌ“ قافیہ ہے

کبھی قافیہ دو کلموں پر مشتمل ہوتا ہے۔ جیسے اس شعر میں ہے۔

(۳) يَمْكُورُ مَقَرٌ مُقْبِلٌ مُدْبِرٌ مَعَا كَجُلْمُوْدٍ صَخْرٍ حَطَلَهُ السَّيْلُ مِنْ عَلِيٍّ

اس شعر میں قافیہ ”مِنْ عَلِيٍّ“ ہے۔

دوسری قسم قافیہ کے حروف کے بیان میں ہے۔ قافیہ کے حروف کی چھ قسمیں ہیں

اول روی :- وہ حرف جس پر قصیدہ کی بنا ہوتی ہے اور اس کی طرف قصیدہ منسوب

ہوتا ہے۔

دوم وصل :- وہ حرف لاین جو روی کی حرکت کے اشباع (یعنی کھینچنے) سے

۱۔ نوہ نور عشق میں میری آنکھوں سے سینہ پر آنسو گرنے لگے یہاں تک کہ میرے کجاوہ کو ان آنسوؤں نے
تر کر دیا۔

۲۔ پورا شعر یہ ہے۔ وَمِنْ حَقَّقَتْ وَتَحَامَعًا لِمَهَا. حَطَلُ الْجَشِّ وَبَارِئٌ تَرْبٌ.

اس کا ترجمہ بحر کامل میں گزرتا ہے۔

۳۔ دنگوڑا، ایک ساتھ آگے بڑھ کر حملہ کرنے والا اور پیچھے ہٹنے والا ہے۔ وہ چٹان کے بڑے پتھر کی

طرح ہے جسے سیلاب نے اوپر سے گرا دیا ہو۔

تِلْكَ فَلَا يَفُتْ كَقَوْلِهِ (۱)، وَالْوَاوُ يَمُدُّ مَعَهُ كَقَوْلِهِ (۲)، وَالْيَاءُ يَبْعُدُ
كَقَوْلِهِ (۳)، وَالْهَاءُ تَكُونُ سَاكِتَةً كَقَوْلِهِ (۴)، وَمُخَرَّجَةً مَقْفُوعَةً

پیدا ہو۔ یا وہ ہمارے روی کے ساتھ ہو۔ حرف لیں الف کی مثال جیسے اس مصرعہ میں

«أَقْبَلِي النَّوْمَ عَاذِلِي وَالْعَيْتَايَا»

اس میں «تَايَا» قافیہ۔ ب حرف روی اور اس کے بعد کا الف وصل ہے۔

حرف وصل داؤ جو ضمت کے بعد ہو۔ جیسے

«سَقِيَتِ الْغَيْثُ أَيْسَهَا الْخِيَامُو» (۲)

اس میں «يَامُو» قافیہ، میم روی اور داؤ حرف وصل ہے۔

حرف وصل یا ر جو کسرہ کے بعد ہو جیسے اس قول میں ہے

«كَمَا زَلَّتِ الْقَفُوفُ بِالْمَتَزِلِّي» (۳)

اس میں «زِلِّي» قافیہ، لام روی اور تی حرف وصل ہے۔

حرف وصل ہمار جو ساکن ہو جیسے

«فَمَا زَلْتُ أَبْكِي حَوْلَكَ وَأَحَاطِيْطُ» (۴)

اس میں «حَاطِيْطُ» قافیہ۔ پ روی اور ہ ساکن وصل ہے۔

۱۔ اس شعر کا دوسرا مصرعہ یہ ہے: وَقَوْلِيْ اِنْ اَصْبَحْتُ لَقَدْ اَصَابَا۔ اس میں قافیہ «صَابَا» ہے
اور اصل میں یہی مغل استنباد ہے۔ ترجمہ: اے طامت کرنے والی طامت اور عقاب کو کم کر اور اگر
میں درست کہوں تو کہہ درست کہا۔

۲۔ اس کا پہلا مصرعہ یہ ہے: وَكَمْ مِثْرُ بَوْلِ اللَّيْلِ عَنْ حَالِ مَيْتِهِ۔ ترجمہ: ذی طلوح مقام پر جب غیہ
لگیں تو اے غیہ والو تم نفع بخش بارش سے سیراب ہو۔

۳۔ اس کا پہلا مصرعہ یہ ہے: وَكَمْ مِثْرُ بَوْلِ اللَّيْلِ عَنْ حَالِ مَيْتِهِ۔ ترجمہ: اور کیت گھوڑا
اتنا چمکانا ہے کہ اس کی پیٹھ سے منہ گر جاتا ہے جس طرح بڑی چمکنی چٹان بارش سے گر جاتی ہے۔

۴۔ اس کا پہلا مصرعہ یہ ہے: وَكَمْ مِثْرُ عَلِيٍّ وَنَيْفَةِ نَاقَتِيْ۔ ترجمہ: میں نے میت محبوبہ کے کھان
پر اپنی اونٹنی روی کے ارد گرد میں رونے لگا اٹھا اس سے محال ہوئے لگا۔

وَالْيَا حَقَّقُولِهِ ۝۱۱۱ وَالْوَاوُ كَسْرُ حُوْبُو
حَامِسُهَا التَّاسِيسُ وَهُوَ الْفَتْحُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الرَّوِيِّ حَرْفٌ وَيَكُونُ مِنْ
كَلِمَةِ الرَّوِيِّ ۝۱۱۲ وَمِنْ خَيْرِهَا أَنْ كَانَ الرَّوِيُّ شَيْئًا أَكْفُولِهِ ۝۱۱۳ أَوْ بَعْضُهَا

اس میں " ہا الخی " قافیہ لام روی اور اس سے پہلے الف ردق ہے۔
ردق جو یا ہو جیسے

۱۱۱ بَعِيدَ الشَّيَابِ عَمَّ حَرَّ حَانَ مَشِيئُو

اس میں " شعیئو " قافیہ ہا روی اور اس سے پہلے ی ردق ہے۔
ردق جو واو ہو جیسے " شُرْحُوْبُو " یہ شعر کا آخری حصہ ہے اس میں " حُوْبُو " قافیہ ہا روی اور اس سے پہلے واو ردق ہے۔

چشم تاسیس ۱۔ وہ الف کہ اس کے اور روی کے درمیان کوئی حرف ہو یہ اس کلمہ میں بھی ہو سکتا ہے جس میں روی ہے، جیسے

۱۱۲ وَكَيْسَ عَلَى الْأَيَّامِ وَاللَّهُ هِيَ سَالِيئُو

اس میں " سالیئو " قافیہ یم روی اور اسی کلمہ میں الف تاسیس ہے۔

تاسیس کا الف روی کے کلمہ کے علاوہ میں ہو سکتا ہے اگر روی ضمیر ہو۔ جیسے
۱۱۳ أَلَا لَا تَلَوْ مَا فِي كَفَى النَّوْمُ مَا يَمِيَا فَمَا لَكُنَا فِي اللُّؤْمُ وَخَيْرٌ وَلَا لِيَا
أَلَوْ تَعْلَمَانِ أَنَّ الْمَلَامَةَ نَفَعَهَا قَلِيلٌ وَمَا لِي أَيْحَى مِنْ سَعَاتِيَا

ہونے والے گھروں کے آثار تم پر سلام ہو اور کیا جو گرنے ہو سے زمانہ میں تھا وہ سلامتی میں تھا۔
۱۔ اس کا پہلا مصرعہ یہ ہے طَحَا يَلِكْ قَلْبٌ فِي الْيُوسَانِي طَوُوبٌ ترجمہ تجھے صاف بھائی
کی محبت میں بے چین دل نے جو اتنی کے بعد بڑھاپے کے زمانہ میں ہلاک کر دیا۔
۲۔ دنوں اور زمانہ میں کوئی شخص مصیبتوں سے محفوظ نہیں ہے۔

۳۔ ارے مجھے سلامت نہ کرو کیونکہ جو کچھ میرے ساتھ ہوا ہے یعنی گرفتاری وغیرہ مجھے سلامت کیلئے
کافی ہے، سلامت کرنے میں نہ تمہارے لئے بہتری ہے اور نہ میرے لئے، کیا تم نہیں جانتے کہ سلامت
کا فائدہ کم ہے اور اپنے بھائی کو سلامت کرنا میری عادت نہیں ہے۔

کَقَوْلِهِ «سَادِسَهَا الذَّخِيلُ وَهُوَ حَرْفٌ مُتَّحٍ لِكَ بَعْدَ التَّاسِيں، كَلَامُهُ
سَالِمٌ، الثَّالِثُ حَرَكَاتُهَا سِتٌّ، اَوَّلُهَا الْمَجْرَى وَهُوَ حَرْفُ الرَّوِّ
الْمُطْلَقِ، ثَانِيهَا النِّفَادُ وَهُوَ حَرْفُ هَاءِ الْوَصْلِ كَيَوْمَافِئَهَا، وَيُحْسِنُونَ نَهْوَ
وَنَعْلِيهِ، ثَالِثُهَا الْحَذُّ وَهُوَ حَرْفُ مَا قَبْلَ الرَّوِّ كَحَرْفِ بَاءِ الْبَائِي
وَشَيْنِ مَشْيِبٍ رَحَاءِ سُحُوبٍ، رَابِعُهَا الْإِشْبَاعُ وَهُوَ حَرْفُ الذَّخِيلِ

پہلے شعر میں «رَ اَوَّلِهَا» قافیہ، «ی رَوِّی اور لَ اَوَّلِهَا» تاسیس کا ہے۔

یا ضمیر کا حصہ ہو جیسے

«فَإِنْ شِئْتُمَا الْفَتْحُ مَا أَوْتَرْتُمَا وَإِنْ شِئْتُمَا مَثَلَيْشِلْ كِنَاهُمَا
وَإِنْ كَانَ عَقْلًا فَاعْقِلَا لِأَخِيكُمَا بَنَاتٍ مَخَاضٍ وَالْفُصَالُ الْمَعَادِمَا

پہلے شعر میں «مَاهُمَا» قافیہ، «هُمَا» کی نیم رومی اور «هُمَا» سے پہلے «ہا» کالاف
تاسیس ہے، کامل ضمیر «هُمَا» ہے اس لئے رومی ضمیر کا حصہ ہے۔

ششم ذخیل، تاسیس کے بعد متحرک حرف جیسے «سَالِمٌ» کالام
تیسری قسم حرکات کے بیان میں ہے۔ اس کی چود قسمیں ہیں۔

اول مجری، رومی مطلق کی حرکت، رومی مطلق وہ متحرک حرف ہے جس کے بعد لاف ہو

جیسے «أَصَابَا»، یا «اَوْهُو جیسے» تو «یو» یا «یو» جیسے «الْكُوَاكِبِي»

دوم نفاذ، هاء وصل کی حرکت، جیسے «يَوْمَافِئَهَا»، يُحْسِنُونَ نَهْوَ اور نَعْلِيهِ
ان سب میں هاء کا زبر پیش اور زیر ہے۔

سوم حذو، رَوِّ سے پہلے حرف کی حرکت جیسے «الْبَائِي»، میں باء کی حرکت

اور «مَشْيِبٍ» میں شین کی حرکت اور «سُحُوبٍ» میں حاء کی حرکت۔

چہارم اشباع، ذخیل کی حرکت جیسے «سَالِمٌ»، میں لام کا زیر اور «الْتَدَا فِعْ»

اے اگر تم دونوں چاہو تو دو دھالی اونٹیاں لے لو یا حاملہ اونٹیاں، اور اگر چاہو تو برابر سر راہ عالمہ
رہو، اور اگر دیت چاہتے ہو تو اپنے بھائی کیلئے ایک سالہ اونٹیاں اور بچے دیت میں لے لو۔

كَكُنُوتٍ لَّهُمْ سَالِمٌ وَكَسَنَةٍ فَأَمِ التَّدَافِعِ وَفَتَحَتْهُ فَأَمِ تَطَاوُلِي. خَامِسَهَا
 التَّوَسُّ وَهُوَ حَرْكُهُ مَا قَبْلَ التَّاسِيَسِ كَقَفْطَةٍ سَيْنِ سَالِمٍ. سَادُسَهَا التَّوَجِيَهُ
 وَهُوَ حَرْكُهُ مَا قَبْلَ الرَّوِّي الْمُعْقِدِ كَقَوْلِهِ (۱)، أَلْتَرَابُغِ أَنْوَاعُهَا تَسْعُ
 يَسَنَةً مُطْلَقَةً مُجَرَّدَةً مُؤَبَّوَكَةً بِالْبَيْنِ كَقَوْلِهَا (۲) وَبِأَنْهَاءِ كَقَوْلِهَا (۳)

میں فاء کا پیش اور ”تَطَاوُلِي“ میں واؤ کا زبر۔

پہنچم رس ۱۔ تاسیس سے پہلے حزن کی حرکت جیسے سَالِمِ میں سین کی حرکت

ششم توجیہ ۱۔ روی مقید سے پہلے کی حرکت جیسے
 (۱) حَتَّى إِذَا جَنَّ الظُّلَامُ وَآخَتَلَطُ جَاءُوا بِمَذْقٍ هَلْ رَأَيْتِ الذَّمَّ قَطْ
 اس میں ”وُثِيتُ قَطْ“ قافیہ ہے۔ ط روی اور قات کی حرکت توجیہ ہے۔

روی مقید سے مراد ساکن روی ہے۔

پونہنی قلم قافیہ کی انواع کے بیان میں ہے۔ اس کی نو قفیں ہیں ۱۱ میں سے چھ
 مطلق ہیں۔ مطلق سے مراد روی مطلق ہے۔

مجرد و حرف لین کے ساتھ موصول ۱۔ مجرد سے مراد تاسیس و ردف سے خالی جیسے اس شعر میں

(۲) حَمْدَاتُ اللَّهِ بَعْدَ عَزْوَةٍ إِذْ جَاءَا نِخَاشٌ وَبَقَعُ الشَّرَّاهُونَ مِنْ بَقَعٍ

اس میں بَقَعُ قافیہ ہے جو تاسیس اور ردف سے خالی ہے اور خدا و حزن کے ساتھ بھی موصول ہے

روی حاء کے ساتھ موصول۔ جیسے

(۳) أَلَا فَنَتَى لَا تَقَى الْعُلَى بِهَمَّتْ

لے یہاں تک کہ جب اندھیرا چھا گیا اور پھیل گیا تو وہ میزبان کے لئے پانی ملا ہوا دودھ لائے کیا تم نے
 کبھی بھڑیے کو دیکھا ہے۔ (یعنی دودھ خالص و صاف نہیں تھا، بلکہ بھڑیے کے رنگ کی مانند تھا)
 لے میں نے (اپنے بھائی) عروہ کی وفات کے بعد اپنے خدا کی تعریف کی جبکہ (میرے بیٹے) خراش نے
 نہات پانی کو کہ بعض تکلیفیں دوسری تکلیفوں سے بھی ہوتی ہیں۔

لے اس کا دوسرا مصدر عریہ ہے لکھیں اَيُّوْهُ بِأَبْنِ عِمَامٍ اَوْسَلْ۔ ترجمہ۔ کاش ایسا نوجوان ہو جو بلند مراتب کو
 اپنے حوصلہ سے پالے اور اس کا باپ اس کی مال کا چار زاد بھائی نہ ہو (یعنی دونوں میں پہلے سے رشتہ داری ہو)

وَمَرْدُوقَةُ بِاللَّيْنِ كَقَوْلِهِ ۱۱، وَيَالَهَا كَقَوْلِهِ ۱۲، وَمَوْشَشُ
مَوْصُولٌ بِاللَّيْنِ كَقَوْلِهِ ۱۳، وَيَالَهَا كَقَوْلِهِ ۱۴،

اس میں "ہتہ" قافیہ ہے اور ہم حرف روی حار کے ساتھ موصول ہے۔

قافیہ میں ردوف ہو اور روی حرف لین کے ساتھ موصول ہو جیسے
«أَلَا قَالَتْ بُنَيْنَةُ إِذْ رَأَتْ نِيَّ وَفَدُ لَا نَعْدُ هُ الْحَسَاءُ دَامَا ۱۵»

اس میں "ذامہا" قافیہ، ہم حرف روی اور اس سے پہلے "ذا" کالفت ردوف اور دما، کالفت حرف لین ہے۔

ردوف ہو اور روی حار کے ساتھ متصل ہو جیسے
عَفَيْتَ إِلَيَّ يَا رَحْلَهَا وَمَقَامَهَا ۱۶

اس میں "قامہما" قافیہ، ہم حرف روی قا کالفت ردوف اور حاروی سے متصل ہے۔

تاسیس ہو اور روی حرف لین سے متصل ہو۔ جیسے
بِكَلْبَتِي يَهْرِيَا أُمَيْمَةً تَأْسِبُ وَكَلْبُ أُنَاسِيهِ بَطِيئُ الْكَوَاكِبِ ۱۷

اس میں "واکب" قافیہ، بار حرف روی حرف لین سے متصل اور الف تاسیس ہے۔

تاسیس ہو اور روی حار سے متصل ہو۔ جیسے
«فِي يَكْلَةٍ لَا تَرَى بِهَا أَحَدًا بِحَلِي عَلَيْنَا إِلَّا كَوَاكِبُهَا ۱۸»

اس میں "واکبہا" قافیہ، بار روی حار سے متصل اور الف تاسیس ہے۔

۱۵ اور ۱۶ بنینہ نے جب مجھ دیکھا تو کہا کہ بہت کم حسینا میں ہیں جو باتیں کہنے والے کو نہ پائیں (یعنی ہر ایک پر لوگ آوازیں کہتے ہیں)۔

۱۷ گھر اور ان کے مقامات تباہ ہو گئے۔

۱۸ اے امیر مجھ ایسے غم کے لئے چھوڑ دے جو تھکانے والا ہے اور ایسی رات کے لئے جس کے ستارے سست ہیں یعنی رات لمبی ہے جیسے میں برداشت کر دوں۔

۱۹ ایسی رات میں کہ ہم کسی اور کو نہ دیکھیں اور ہمارے بارے میں ستاروں کے سوا کسی کو خبر نہ ہو۔

وَلَا تَنْتَهِ مَقِيدَةُ حَقْوَلِبِ ۱۱ وَ مَرْدُوفَةُ حَقْوَلِبِ ۱۲ وَمَوْسَسَتْ
حَقْوَلِبِ ۱۳ وَالْمُسْكَوَسُ كُلُّ قَافِيَةٍ تَوَالَتْ فِيهِ اَرْبَعُ حَرَكَاتٍ بَيْنَ
سَاكِنَتَيْهَا حَقْوَلِبِ ۱۴ وَالْمُسْكَوَسُ كُلُّ قَافِيَةٍ تَوَالَتْ فِيهِ مِثْلُ ثَلَاثِ حَرَكَاتٍ
بَيْنَهُمَا حَقْوَلِبِ ۱۵

میں فہمیں روی مقید کی ہیں۔ ان میں سے پہلی بحر مقید جیسے
۱۱ اَنْهَجُوهَا يَتِيَّةُ اَمْرٌ تَلِيْمٌ اَوْرَاجُ الْبَلِّ وَاِيْهَا مُنْجِنَةٌ
اس میں "مُنْجِنَةٌ"، قافیہ مقید ہے، ہم روی ہے۔

دوسری قسم ردف کے ساتھ جیسے
۱۲ كُلُّ عَيْشٍ مَّا يُزْلِلُ لِيَكُوْا
اس میں "وَال" قافیہ ہے، ال روی اور الف ردف ہے۔

تیسری قسم تاسیس کے ساتھ ہے۔ جیسے
۱۳ وَ عَوْرَتِي وَ زَعَمْتُ اَنْ نَّكَ لَا بَيْنَ فِي الصَّيْفِ نَامِرٌ
اس میں "نَامِرٌ"، قافیہ، راو روی اور "تا" کالف تاسیس ہے۔
قافیہ متساویں: وہ قافیہ جس کے دونوں ساکنوں کے درمیان چار حرکات لگتا رہیں۔
۱۴ قَدْ جَبَرَتِ الدِّينَ الْاَوَّلَهُ فَجَبَرَتْ
اس میں "فَجَبَرَتْ" قافیہ ہے اور "لَمْ" کے الف وراء ساکن کے درمیان چار حرکات ہیں۔

قافیہ مترکب: وہ قافیہ جس کے دو ساکنوں کے درمیان تین لگاتار حرکات ہوں جیسے
۱۵ اَخْبَتْ فِيْهَا دَاخَسٌ

۱۔ کیا الف و حینہ جوڑ دے گی یا قریب ہوگی یا اس سے کچھ ہونے وعدہ کی رستی ٹوٹنے والی ہے۔
۲۔ پھر راضی سے ترجمہ ہم مد میں غم ہوگا۔
۳۔ تو نے مجھ کو حوکہ دیا اور تو نے یہ غلطی کی کہ تو گریہوں میں دودھ دینے والا اور دھوئیں میں کھڑی
دینے والا ہے (یعنی مالدار کی کا حوکہ دے کر شادی کھلی) اسے خدا نے دین کی اصلاح کی تو اصلاح ہوئی۔
۴۔ اس کا پہلا شعر یہ ہے۔ يَا لَيْتَنِيْ فِيْهَا جَذْعٌ ترجمہ: کاش کہ میں اس وقت نوجوان ہوتا اور
اس وقت دوڑتا اور تیز چلتا۔

وَالْمُتَدَارِكُ كُلُّ قَافِيَةٍ تَوَالَتْ بَيْنَهُمَا حَرَكَتَانِ كَقَوْلِهِ «۱» وَالْمُتَوَاتِرُ
كُلُّ قَافِيَةٍ بَيْنَ سَاكِتَيْهَا حَرَكَتٌ كَقَوْلِ الْخُتْسَاءِ «۲» وَالْمُتَوَادِفُ
كُلُّ قَافِيَةٍ اجْتَمَعَ سَاكِتَاهَا كَقَوْلِهِ «۳»

تَنْبِيْهِ : اَلْوَقْدُ الْمَجْمُوْعُ اِذَا كَانَ الْخِدْمُجُوْهُ جَارَ طَبِيْعَةٍ كَالْبَسِيْطِ وَالرَّجَزِ

اس میں قافیہ ہر قافیہ ہے اور دو ساکنوں کے درمیان تین ٹکاہ حرکات ہیں ۔

قافیہ متدارک :- وہ قافیہ جس کے دونوں ساکنوں کے درمیان دو متحرک حروف
لگا کر آئیں ۔ جیسے

«۱» تَسَلَّطَتْ عَمَّا يَأْتِ الرِّجَالُ عَنِ الْهَوَىٰ وَلَيْسَ فَوْقَ اِذِي عَنْهُوَ اِهَاطُ مَسْلِي
اس میں «مَسْلِي» قافیہ اور نون ساکن و یاء ساکنہ کے درمیان دو متحرک حرف ہیں ۔
قافیہ متواتر :- وہ قافیہ جس کے دو ساکنوں کے درمیان ایک حرکت ہو ۔ جیسے خُتْسَاء
شاعرہ کا قول ۔

«۲» يَذْكُرُنِي طُلُوعُ الشَّمْسِ صَحْرًا قَادُ كُوْتُهُ بِكُلِّ مَغِيْبٍ شَمْسٍ
اس میں «شَمْس» قافیہ ہے اور ميم ساکن و یاء ساکنہ کے درمیان میں متحرک ہے ۔

قافیہ متساوی :- وہ قافیہ جس میں دو ساکن جمع ہوں ۔ جیسے

«۳» هَذِهِ دَائِرُهُمْ أَفْقَرْتُ أَمْرُهُمْ يُؤْتِي حَتَّىهَا الدَّهْوَرُ

اس میں «دَّهْوَرُ» قافیہ ہے اور آخر میں دَا د اور راء دونوں ساکن ہیں ۔

تَنْبِيْهِ : اگر بحر کا آخری جزو تہ مجموع ہو تو اس میں طبعی دینی جو تھے ساکن حرف
کو حذف کرنا جائز ہے ۔ جیسے بحر بسیط بحر دُکا جز (یعنی مستفعلن)
اور بحر رجز کا جز (یعنی مستفعلن) یا اس میں خزل (یعنی دو سرے متحرک حرف کو ساکن

علہ لوگوں کی عینیں زائل ہو گئیں جبکہ میری اس سے محبت زائل ہونے والی نہیں ہے ۔

تہ سورج کا طلوع کچھ محض (جہاں) کی یاد دلاتا ہے اور جب بھی سورج ڈوبتا ہے تو میں اسے یاد کرتی ہوں ۔
(یعنی روزانہ صبح و شام میں اسے یاد کرتی ہوں)۔

تہ یہ الہ کے گھر میں جو اُجڑ گئے ۔ یا وہ ایک پرانی کتاب (کی طرح) ہیں جن کو زمانہ نے مٹا دیا ۔

أَوْحَلَّهٖ كَالْمَلِكِ أَوْحَبَّهٖ كَالْعَمَلِ وَالْخَفِيفِ وَالْخَبِيبِ جَاءَ الْجَمَاعَ
الْمُتَدَارِكِ وَالْمُتَرَاكِبِ أَوْحَبَّهٖ كَالْبَسِيطِ وَالْوَجْزِ الْجَمِيعِ الْمُتَكَوِّنِ
مَعَ الْأَوَّلِينَ، لَهَا مَوْعِدٌ بِهَا الْإِطَاعُ: إِعَادَةُ كَلِمَةِ الرَّوِيِّ لَفْظًا
وَمَعْنَى حَقُولِهِ ۱۱

کرنا اور چوتھے ساکن حرف کو حذف کرنا) جائز ہے جیسے بحر کامل کا جز (یعنی متفاعلین)
یا اس کا ضمن (یعنی دوسرے ساکن حرف کو حذف کرنا) جائز ہے جیسے بحر رمل کا جز
(یعنی فاعلاتن) اور بحر خفیف کا جز (یعنی فاعلاتن) اور بحر متدارک کا جز (یعنی فاعلن)۔
ضمن کے لئے یہ شرط بھی ہے کہ اس میں حذف بھی ہو یعنی جز کے آخر سے سبب خفیف
ساقط ہو۔ وند مجموع میں مذکورہ تمام زحافات وعلل کے بعد ایک قصیدہ میں قافیہ
متدارک اور تراکب کو جمع کرنا جائز ہے یعنی ضروری نہیں ہے کہ پورے قصیدہ میں
ایک ہی قسم کا قافیہ ہو۔ یا وند مجموع میں خیال (یعنی دوسرے اور چوتھے ساکن حرف
کو حذف کرنا) جائز ہے جیسے بحر بسیط میں اور بحر جز کے جز (یعنی مستفعلن) میں۔
اس طرح اگر ہوا تو ایک قصیدہ میں قافیہ متکاوس پہلی قسم یعنی متدارک اور تراکب
کے ساتھ جمع ہو جائے گا۔

پانچویں قسم قافیہ کے عیوب کے بیان میں ہے۔
الایطاع۔ رومی کے کلمہ کا فعلی اور معنوی اعتبار سے دوبارہ آنا یعنی لفظ اور
معنی میں فرق نہ ہو۔ جیسے

۱۱) أَوْحَصُمُ الْبَيْتَ فِي خَوْصٍ مُّظْلِمَةٍ تَقْبِذُ الْعَيْنَ لَا تَسْرِى بِهَا السَّارَى
لَا يَخْفِضُ الرِّزْقُ فِي أَرْضِ الْفَوْحَا وَلَا يَفْضُلُ عَلَى مَصْبَاحِ السَّارَى

ان دونوں اشعار میں قافیہ ”ساری“ ہے اور دونوں جگہ ایک ہی معنی ہے۔

لے کیا ایسی سنسان بیابان زمین میں گھر بنانے والا ہے جو شدت گرمی کی وجہ سے گدھ کو بھی پابند کرتی
ہے اور کوئی چلنے والا نہیں چلتا۔ ایسی زمین میں رزق نہیں اترتا (یعنی پیداوار نہیں ہوتی)
مگر اس زمین میں بادشاہ نے قلم کیا اور اس کے چراغ کی وجہ سے کوئی مسافر راستہ سے نہیں بھٹکتا۔

وَالْتَضْيِيقُ الْبَيْتِ بِمَا بَعْدَهُ حَقَّقُولِي (۱۱) وَالْأَقْوَامُ: اِخْتِلَافُ
الْمَجْرَى بِكُسْرٍ وَفَتْحٍ حَقَّقُولِي (۱۲) وَالْوَضَوَاتُ: اِخْتِلَافُ الْمَجْرَى بِفَتْحٍ
وَعَيْنٍ فَمَعَ الضَّرْعُ حَقَّقُولِي (۱۳)

تفصیل: شعریا معنی دینے میں بعد والے شعر سے متعلق ہو، جیسے

(۱) كَهْفُهُ بِهَذَا الْجَهْدِ عَلَى تَيْمٍ وَهَمُّ أَصْحَابٍ يُؤْمِعُكَ طَائِفِي
شَهِدَتْ لَهُمْ مَوَاطِنٌ صَادِقَةٌ شَهِدَتْ لَهُمْ بِحَسَنِ الظَّنِّ مَوَاطِنٌ

پہلے شعر کا قافیہ "اِئْتِي" ہے اور وہ دوسرے شعر سے متعلق ہے۔

اقوام: دو شعروں کے مجرے میں زبرد میں کا اختلاف ہو، جیسے

(۲) لَا يَأْسُ بِالْقَوْدِ مِنْ طَوْلِ كَيْفِ قَمَرٍ حَسَمَ الْبَغَالِ وَأَحْلَامُ الْعَصَا فِيرِي
كَأَنَّهُمْ نَصَبٌ جَوْثُ أَسَافِلُهُ مُنْقَبٌ نَفَحَتْ فِيهِ الْأَعَاصِيرُ

پہلے شعر میں مجرے زبرد اور دوسرے شعر میں پیش ہے۔

اصوات: مجرے میں زبرد اور غیر زبرد کا اختلاف ہو، مثلاً زبرد اور پیش کا اختلاف

(۳) أَرَيْتَكَ إِنْ مَنَعْتَ كَلَامَ يَحْيَى أَمَنَنْتَنِي عَلَى يَحْيَى الْبُسْكَاءِ
فَبَقِيَ طَوْرِي عَلَى يَحْيَى سَهَادٌ وَفِي قَلْبِي عَلَى يَحْيَى الْبَلَاءُ

پہلے شعر میں مجرے زبرد اور دوسرے میں پیش ہے۔

۱۔ اور وہ بنواسد بنو تميم کے چشمے جفادر پر آئے (یعنی ٹوٹا) حالانکہ وہ بازار مخطوط والے ہیں اور میں
خود ان کی بھی ٹرائیوں میں شریک ہوا ہوں اور میرے سن نکل کی بھی ان ٹرائیوں نے ان کے حق میں گواہی دی۔
۲۔ اس قوم پر زیادہ لمبا ہونے یا چھوٹے ہونے کا کوئی عیب نہیں ہے۔ لیکن ان کے جسم فخر کی طرح
ہیں اور عقلیں بڑیوں کی عقل کی مانند ہیں مگر ماکر وہ کھوکھلے ہالیں ہیں جن کے نیچے سوراخ ہے جس
میں سے ہوائیں نکلتی ہیں۔

۳۔ مجھ بتاؤ اگر تم نے مجھے یحییٰ سے کلام کرنے سے منع کر دیا کیا تم مجھے یحییٰ پر رونے سے بھی روک دو گے
میری آنکھیں یحییٰ کی وجہ سے بے خواب ہیں اور یحییٰ کی وجہ سے میرے دل میں مصیبت ہے (وہ مصیبت

وَالْقَمْعُ مَعَ النَّعْسِ كَقَوْلِهِ ۱۱، وَالْإِخْفَاءُ: اخْتِلَافُ الرَّوِيِّ
يُخَوِّفُ مَقَارِبِي الْمَخَارِجِ كَقَوْلِهِ ۱۲، وَالْإِجَارَةُ اخْتِلَافُ
يُخَوِّفُ مَتَابَعَةِ الْمَخَارِجِ كَقَوْلِهِ ۱۳،

زیرا در زبان کا اختلاف جیسے

۱۱، أَلَمْ تَرَنِي تَرَدَدْتُ عَلَى ابْنِ لَيْلَى مَنِصَّتَهُ نَعَجَلْتُ الْإِدَاءَ
فَقُلْتُ لِشَاحِبِ لَمَّا أَتَيْنَا رَمَالِكَ اللَّهُ مِنْ شَاوَةِ يَدَاءِ

پہلے شعر میں بحرِ زبر اور دوسرے میں زبر ہے۔

۱۲، ردی کے حروف کا قریب المخرج میں مختلف ہونا یعنی دونوں حروف کا مخرج قریب ہو کر

۱۳، بَنَاتٌ وَطَاءٌ عَلَى حَقِّ اللَّيْلِ (بحرِ سرج شطوہ موقوف)

لَا يَشْتَكِيَنَّ عَمَلًا مَالًا قَائِمًا

پہلے شعر میں ردی ل اور دوسرے میں ق ہے اور دونوں کا مخرج قریب ہے
الاجتماع ۱۔ ردی کے حروف کا بعید المخرج میں مختلف ہونا جیسے

۱۳، أَلَا هَلْ تَرَى إِنْ لَعَنَكَ اللَّهُ ثُمَّ مَالِكَ يَمْلِكُ يَدِي إِنَّ الْكَفَاءَ قَبِيلُ

نَأَى مِنْ حُلِيِّهِ جَفَاءً وَغِلَظُهُ إِذَا قَامَ يَنْتَسِعُ الْقُلُوصُ لِيَوْمِهِ

پہلے شعر میں ردی ل اور دوسرے میں م ہے اور دونوں کا مخرج ایک دوسرے
سے بعید ہے۔

اشعار کے قافیوں میں ردی سے پہلے حروف و حرکات کے اختلاف کو مٹانا

کہتے ہیں اس کی پانچ قسمیں ہیں۔

۱۔ تمہارا میرے باپ سے میں کیا خیال ہے کہ میں نے ابنِ لیلیٰ کو اس کا عطیہ واپس کر دیا اور اس کی دانگی
میں جلدی کی اور جب اس کی بحرِ آئی تو میں نے اس کے باپ سے کہا کہ اللہ تجھے یعنی کبریٰ کو سزا دے۔
۲۔ ملاقات کے راستہ کو روندنے والوں کی ٹولیاں کسی بھی شکل کا ماسک ہو نہیں سکتیں۔

۳۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ میری بہت کم ہے اگر اُم مالک میرے قبضہ میں نہ ہو۔ اپنے دوست سے غم
دستی دیکھتا ہے جب تو جو لڑائی اڑھنی خریدتا ہے تو وہ واقعی قابلِ مذمت ہوتا ہے۔

وَالسِّنَادُ، اِخْتِلَافٌ مَا يَرَامِي قَبْلَ الدَّوِي مِنَ الْمَعْرُوفِ وَالْمَعْرُوفَاتِ
وَهُوَ خَمْسَةٌ: سِنَادُ الرَّؤُفِ، وَهُوَ رَدُّ أَحَدِ الْبَيْتَيْنِ دُونَ
الْآخَرِ كَقَوْلِهِ (۱) وَ سِنَادُ التَّاسِيْسِ، تَاسِيْسُ أَحَدِ جُمَادُوْنَ
الْآخَرِ كَقَوْلِهِ (۲) وَ سِنَادُ الْاَشْبَاعِ، اِخْتِلَافٌ حَرَكَتِ الدَّخِيلِ
كَقَوْلِهِ (۳)

سِنَادُ الرَّؤُفِ :- دو اشعار میں سے ایک میں رَدُّ ہو دوسرے میں نہ ہو، جیسے
(۱) اِذَا كُنْتُ فِي حَاجَةٍ مُرْسِلًا فَارْسِلْ خَلِيْمًا وَلَا تَوْصِيَةً
وَ اِنْ بَلَّ اَمْرٌ عَلَيْكَ اَلْتَوَى فَشَاوِرْ لِبَيْسًا وَلَا نَعَصَةً
پہلے شعر میں رَدُّ ہے اور دوسرے میں نہیں ہے۔

سِنَادُ التَّاسِيْسِ :- ایک شعر میں تاسیس ہو اور دوسرے میں نہ ہو، جیسے
(۲) يَا اَدْرَمِيَّةَ اَسْلَمِي نَعْرًا سَلَمِي د بَحْرٍ حَبْسٍ مَشْطُورِ
فَخَنِدَتْ حَامَةً هَذَا الْعَالَمِ
پہلے شعر میں تاسیس نہیں ہے جبکہ دوسرے شعر میں ہے۔

سِنَادُ الْاَشْبَاعِ :- دو اشعار کے دخیل کی حرکت کا مختلف ہونا، جیسے
(۳) وَهُوَ طَرْدٌ وَ اَمْتِهَابِيَّةٌ فَاصْبَحَتْ بَلِيُّ بَوَادٍ مِنْ عَاصِمَةٍ غَائِرَةٍ
وَهُوَ مَنَعُوْهَا مِنْ قَضَاعَةٍ كُلَّهَا وَ مِنْ مَقْصَرِ الْحَمَوَاءِ عِنْدَ التَّغَادُبِ
پہلے شعر میں دخیل کی حرکت زیادہ دوسرے میں بیش ہے۔

۱۔ جب تم کسی ضرورت سے کسی کو بھیجو تو دانا اور سمجھدار کو بھیجو اور اسے وصیت نہ کرو اگر کوئی بات الجھ
جائے تو ماہرِ عقل مند سے مشورہ کرو اور اس کی نافرمانی نہ کرو۔

۲۔ اے میرے محبوب کے گھر سلاستی پھر سلاستی کے ساتھ رہ۔

۳۔ پس شریف عورت اس دنیا کی کھوپڑی ہے یعنی عظیم ہے۔

۴۔ اور انہوں نے بلی قبیلہ کو وہاں سے دھتکار دیا تو قبیلہ بلی تہام کی نشیبی وادی میں ہو گیا۔
اور انہوں نے اس باغ سے تمام قضاہ کو منع کیا اور لوٹ ڈالتے وقت مفر حرار سے روک دیا۔

وَسَنَادُ الْمَعْدُو: اِخْتِلَافٌ حَرَكَةً مَا قَبْلَ الرَّوِيِّ كَقَوْلِهِ (۱) وَسَنَادُ
التَّوْحِيدِ: اِخْتِلَافٌ حَرَكَةً مَا قَبْلَ الرَّوِيِّ الْمُقَيَّدَ عَقُولِهِ (۲)
وَهَذَا الْخُصْمُ مَا أَوْرَدْنَاهُ فِي هَذَا الْمَوْعِدِ، وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا كَثِيرًا

سَنَادُ الْحَزْو:۔۔ دون سے پہلے کی حرکت کا مختلف ہونا، جیسے

(۱) لَقَدْ أَلَمَ الْأَنْبَاءَ عَلَى جُوعٍ كَانَ عِيُونُهُنَّ عَمِيونَ عَيْنٍ
كَأَنِّي بَيْنَ خَافَتِي عِقَابٍ تُرِيدُ حَمَامَةً فِي يَوْمِ عَيْنٍ

پہلے شعر میں ردن سے پہلے زیر اور دو سرے شعر میں ردن سے پہلے زیر ہے۔

سَنَادُ التَّوْحِيدِ:۔۔ روی مقید سے پہلے حروف کی حرکت کا مختلف ہونا، جیسے

(۲) وَقَاتِلِ الْأَعْمَاقِ خَاوِي الْمُحْتَرِقِ ۞

(۳) أَلَفْتُ شَيْئًا لَيْسَ بِالنَّاعِي الْحَمِيْقِ ۞

(۴) شَذَّ ابْنُهُ عَنْهَا شَذَّ ذِي الْوَرَنِ السَّمِيْقِ ۞

پہلے شعر میں روی مقید سے پہلے زیر اور دوسرے میں زیر اور تیسرے میں پیش ہے۔

اس رسالہ میں جو ہم نے بیان کیا یہ اس کا آخر ہے۔ درود و سلام جو تمہارا اور انکے صاحب پر ہے

فہ بلاشبہ میں جو ان عورتوں (کے پاس) خیمے میں داخل ہوا گویا کہ ان کی آنکھیں نیل گئے
کی آنکھوں کی طرح کالی ہیں گویا کہ میں عقاب پرندہ کے دو پروں کے درمیان میں ہوں جو براؤد
دن میں کہوتر (پر حملہ) کا ارادہ کرے۔

۱۔ بہت سے مقامات ایسے ہیں جن کے اطراف غبار آلود ہیں (اور ایسے پٹے ہوئے ہیں)۔
اس شعر کا اگلا مصرعہ یہ ہے: مُشْتَبِهٌ الْأَعْلَامِ كَتَمَاجِ الْمُفْتَقِ (یعنی ان کے نشانات شبہ دہشتے
ہوئے ہیں، اور ان کی زمین مراب کی جڑ سے پکٹی اور لہرائی رہتی ہے)۔ یہ شعرا و گلاموہر و بد شعرا کے ہیں۔
۲۔ اس نے متفرق اور پرگانہ و اشبار (یا گدھوں) کو جمع کر کے منظم کر لیا، وہ حق راعی (دکھوالا) نہیں ہے۔
۳۔ وہ اس سے بعد جبکہ کی تکلیف کو دور کرتی ہے۔

تہذیب العقائد

اُردو ترجمہ و شرح

عقائدِ نسفی

عقائدِ اسلامیہ پر حاوی یہ کتاب عقائدِ نسفی کا ترجمہ ہے
نہیں بلکہ اس کی بسیط شرح اور اس ضمن میں تمام ضروری مسائل
اور تاریخی امور پیش کیے گئے ہیں اس میں جاہلانہ سوچ باطل کا
رد بھی کیا گیا ہے۔ معلومات نیز اور قابل مطالعہ کتاب ہے۔

پیش

شادی کتب خانہ - آرام باغ - کراچی ۱۔